



خدا یا جهان پاو شاہی تراست

ز صاخذ مست آید خدائی تراست

الحمد لله سیر بہشت فی سیر حقیقت الموسوم بہ



مصنفہ جناب عبداللہ شاہ چشتی صوفی سینہ صفا

پالو وید پچھ پچھ کے الہام سکھ گھسی

ملتان میں پرنٹنگ پریس چھاپی گئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً یہ سچے ان زلزلہ ربائی بہ نہ دان حضرت محبوب رحمانی اویسیانی  
 خواجہ شاہ غلام فتح الدین ضربی سچے پوش چشتی نظامی فخری شیرستانی آقا سر اللہ پور خان  
 خلف الصدق ولایت خلیفہ برحق مخلص حضرت مجتہد فخر مذہب بریضای سید عیسیٰ مجدد فخر  
 مشرب جمرای باغیب خواجہ سید برہان الدین حیدر دیکہ شاہ چشتی کبیری نور اللہ شاہ  
 اخی کونین دہی دارین حضرت سید الفاشقین سندا العشوقین خواجہ محبت البی مولانا فخر الدین  
 چشتی دہلوی سید الطائفہ جامع فخریہ قدس اللہ سرہ العزیز - شعر کہنے تھے الفخر فخری  
 جس نقیری کو نبی + فخر دین فخر جہان پر وہ فقیری ختم ہے - یعنی عابد اللہ شاہ  
 چشتی عفی عنہ بخدمت ناظرین اولی الابصار مدعا طرز ہے ناقم نے قریب بیس رسالوں دریا  
 سیر خواجہ بزرگ دیکھے معلوم ہوا کہ جو ایک رسالہ میں ذکر ہے وہ ہی سب میں ہے مگر کوئی  
 تحریر مبالغہ سے خالی نہیں پس ذکر خواجہ بزرگ میں جو کچھ زاید ہے وہ زاید ہے اور جو باتیں  
 زائد ہیں منجملہ ان کے اکثر باتیں ایسی ہیں جو ان کی تردید نہیں کیا و سے تو بزرگ باطلہ مبالغہ  
 تسلیم پائی جاتی ہے اور وہ یہ کہیں گے جو ہماری تصدیق و اجواب نہوتی ضرور کوئی نہ کوئی راہ

تذکرہ  
 خواجہ شاہ  
 چشتی  
 دہلوی  
 صاحب

بسم اللہ

اس صورت میں درجی زیادہ مغرور اور عوام گمراہ ہونگے علاوہ ازین حال یہ ہے کہ ذکر خواجہ  
 بزرگ کا خاص سیدہ خانہ فون میں ہے عام نہیں جو سفینہ غافلون میں ہو مزید بیان وہ لوگ  
 کیا جانیں گے کہ جبکہ اصولی فقر سے آگاہی نہ فرج سے اطلاع مثلاً از خلف حضرت آدم تا ولادت  
 آنحضرتؐ دور خلافت تھا اور سین انبیاء ہونے سے عروج فی الصفات تھا خرق عادت تصانیف  
 ہوتی تھیں کمال انبیاء کا معجزات ہوا اور بعد وفات آنحضرتؐ کے تاقیامت سیرا امت ہوا سین اولیا  
 ہونے میں یہ عصر مرقول فی الذات ہوا وفات میں خرق عادت نہیں۔ زوال اولیا کا بکرات  
 ہے اللہ اللہ کثرت کرات پر فخر کرتے ہیں خلفای راشدین اور سید الطائفہ جمیع سلاسل عام و  
 خاص خواجہ حسن بھٹی و حضرت مسعود کرمی ہیں اور ائمہ معصومین سے کوئی ثابت کرے کہ اسے  
 کیا کیا کرامتیں ہوئیں اور کیسی کیسی اور کسوجہ سے کیونکہ کرامت حیض الرجال ہے اخفا  
 کے فقیر پر فرض ہے بجز ملحقان مدعیان کما تباری دیدہ ہے فی زمانہ حاکم مرنے کی فرحت نہ  
 اور نزدیک لکھنا مرئیے زیادہ و شوار ہو کیونکہ مکرر کر کے حق یہ ہے مشکل متوجہ نواسان  
 آسان بہ تلافی تو مشکل + سمجھا کر کو تو اسقدر بس ہے کہ نسبت چشتیوں کی علویہ ہے اور ولایت  
 خواجہ بزرگ کی بقدم آنحضرتؐ ہے جو عارفین و مہرگی خواجہ بزرگ کے معترف ظاہر نظر آتا ہے کہ  
 کمالات صوری آپ کے معبودین اور معنوی محمد و نبین جو اولیوں سے حیات میں کرامات  
 ہوئی ہیں آپ سے بعد مات ہوتی ہیں۔ اسلئے اہل حق بحق آنحضرتؐ و خواجہ بزرگ بہ کہتے ہیں  
 بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + بعد از نبی بزرگ توئی قضیہ برف + اس کتاب کا نام  
 سیرہ شہادت فی سیرہ شہادت المومنین بہ عطای خواجہ ہے۔ اسکی دو جلد ہیں۔ جلد اولی -  
 بشیر الباقین برای ذکر مومنان - جلد دوم تذکرہ الباقین تباریکہ شہدائے فغان - ہر جلد کے دو حصے ہیں  
 سرور و شہدائے سید کیسے چارہ نہیں اور نہ کیسی تصنیف و تخریف میں اجارہ ہے۔

ذکر خواجہ عادات

تہذیب و عادات



سائل نے حضرت جنید بغدادی سے سوال کیا کہ طالب حق کو کیا شے مفید تر ہے فرمایا ذکر الہیہ  
 سائل نے کہا یہ قرآن سے ثابت ہے فرمایا قولہ تعالیٰ - وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْأَنْبِيَاءِ  
 مَا نُنَبِّئُ بِهٖ فَاذْكُرْكَ وَجَاسًا لِّغِيظِنَا هٰذَا - الْحَقُّ وَوَعْدُكَ لَمَّا تَقِيصُ  
 انبیاء کے قصے اس واسطے فرمائے ہیں تا دل مضبوط ہو اور حق مربوط ہو یہ ذکر ہدایت اور نصیحت ہے  
 واسطے متقیوں کے شب فرمایا آنحضرتؐ نے پہلی استون پر قحط اور طاعون اس واسطے نازل  
 ہوا کہ انہوں نے نبیوں کے ساتھ مبالغہ کیا تم ایسا نہ کرنا بھی تعریفوں کو تو جیسا کہ تم میں کیونکہ  
 وہ کھٹکتی ہیں اور اپنے مطلب کی تعریفیں سننا تم میں عیاذ اللہ بولانہ یا شریعہ یا محرم ہو شیاد

## جلد اول شیر الالبابین

جو بزرگ رسالے خواجہ بزرگ کے ذکر میں شائع ہیں باعتبار ذکر خاص خواجہ بزرگ نہ تو دیا جائے نہ  
 نہ تصنیف سے اور اطلاق نقل کا بھی اوپر عارض نہیں کیونکہ نقیص کا مطابق اصل کے ہونا چاہیے تحریر  
 مورخین میں ان کے مبالغوں کا نام و نشان نہیں ہے یہ تحریر عطائی خواجہ متضمن ہے روایات  
 مستقولہ مورخین پر مشتمل بہ روایات مستقولہ عارفین بالغ نظر ان علوم سے حسن تالیف و جماع  
 تصنیف رسالہ ہذا کا پوشیدہ نہیں ہے اور نظام عطائی خواجہ کا اسماء میں ہے کہ بعض الاولیاء کا  
 ذکر پہلے ہوا اور بعض کا بعد کو اور جن مبالغوں کا ذکر بعد بعض وجوہات کے ذکر خواجہ بزرگ میں تحریر  
 ہونا اہم ضروریات سے ہے اور کوفتہ لکھنا حسن ہے کیونکہ ذاکرین کو زائد باتوں سے غرض  
 نہیں بلکہ ظہر دلایل سے روشن دلوان کو کہ درت خاطر ہوتی ہے اور ان کے نزدیک الہیہ  
 اقرار قبول الاحمول ہے اور وہاں مسلسل میں فاد ملہ واقع ہوتا ہے۔ مانکہ طلب فوہ  
 نہیں ہوتا مگر فوہ طلب سے ہی بدتر ہو جاتا ہے اور ان کے لئے تصدیقہ باحق ہے اور جو روئے عالم

جنید بغدادی

وہ کھٹکتی ہیں

ظہر دلایل

نہ کرو تو ذکر میں یہ وقت لازم آتی ہے کہ مخالفین ہر بات میں وہ حجت لادیں گے کہ جس سے  
غرضہ ذکر ذکر کرنا پر ایسا تنگ ہو کہ وہ چل نہ سکیں گے۔ گویم مشکل و اگر گویم مشکل۔ لابد  
بیشتر تر و بدشکریں و نامید مستقرین کے ذکر و تر و بد کو بطور مرقومہ بالانکے لکھا۔ تا تو دید ہم و اعل  
ذکر وہ ہم خارج ذکر ہو اور سبائین کے حوصلے پست اور بالغین کی ہمت بلند ہو اور کوئی یہ نہ جانے  
کہ اس بقدر سبائے اور دیوات میں یہ رقم تو بیدار قول حق ہے اور ہر ایک سبائے کا مناظرہ  
بدل ہو دیوات موجودہ و مباحثہ مستند ہو دیوات وجہ قول فیصل بنید آخرین ہے۔ لطیفہ  
فرمایا حضرت معروف کرخ نے بدترین موت غفلت بہ خدا ہے اور سخت ترین عذاب دوری حقیقت  
نور و پس ایسی موت اور عذاب سے ترسان و لرزان ہو کر منتویہ بوجہت ہو اور یقیناً جانے  
کہ سب ایک ہے اور غیر ایک کا موجود نہیں جس قدر یہ اندیشہ زیادہ ہوگا اس قدر سعادت  
زیادہ ہوگی جو وہم سے گذر گیا اس سے قیامت گذر گئی۔ اور یہ سب لوئی شہود ابد الابد اس دور

### حصہ اولیٰ ذکر و تذکر

پہلے برائی تعارف جماعتوں فقر اسکے ہفت کردہ مقرر ہوئے۔ پہر لوجہ قلت و کثرت بعض  
سبب سے چورہ کردہ مقرر ہوئے بعد ازاں سبب اسکے کہ بعض کردہ جدید بہت معروف ہوئے  
اور بعض کردہ قدیم زیادہ متروک ہوئے پس قلت و کثرت جماعتوں کی مقتضی نظام جدید  
ہوئی چنانچہ بارہ طائفہ مقرر ہوئے۔ میں بعد پر وہی امر میں آیا مثلاً جماعت سابقہ مقرر ہوئی  
اور بعد پر جماعت معروف ہوئی اس ترمیم میں چارہ خانوادہ مقرر ہوئے۔ غور فرمائیے وقتی ترمیم  
چارہ خانوادہ کے جماعت کر خیر و تقطیع و بنید یہ وقار یہ سب موجود تھیں اور اب مدت سے  
صرف ایک جماعت قادر یہ ہے اور سواری جماعت چشتیہ کے نہ زید نہ سمیر یہ ہے۔ اب چارہ  
خانوادہ کے کسان میں جن میں کی تو گرم بازاری قدیمی بات ہے بقول فسطا الوام کہ عامی نہ قادر کے

نقصت بجا نیست

نقصت بجا نیست

اور پانچ حشیت کے گھمٹ میں یہ حضرات کہ آپ کو خواص تصور کرتے ہیں وہ بھی تقلید جہل کی  
 کہ شیخ بن اسحاق بن یحییٰ بن خاتم بنین اولیٰ تو ذابیدہ خود جنید بنین اور گازیہ وغیرہ کا سلسلہ  
 چند ایسے پیر مرید قادر کے کیسے ہونگے اور حشیت سے پہلے زید بنین پس حشیت کا زید بنین ہونا  
 محال ہے اور زید بنین وغیرہ کا حشیت بنین ہونا محال ہے بوقت لفظ چارہ خانوادہ جامعیت  
 زید بنین و عیاضہ وغیرہ سب وجود تھیں اسلئے وہ خانوادہ بنین شمار ہوئے چونکہ اب اور عیاضہ  
 بنین انکا کیا ذکر ہے۔ اب یہ چار پیر مانند چار مجتہد کے قائم و دائم ہیں پیر اسوت حضرت شیخ الکلام  
 شیخ شہاب الدین سہروردی ولایت انکی بقدم حضرت موسیٰ اسکندریہ اور نسبت عثمانیہ مذہب  
 مالکیہ و مشرب سہروردی بن ہے اب الہدین موطا و عوارث بروی جبر و اثر صحیح بنین پیر ملکوت خواجہ  
 بہاؤ الدین نقشبند ولایت انکی بقدم حضرت ابراہیم خلیفہ الہد ہے نسبت حدیقہ مذہب  
 حنفیہ و مشرب نقشبندیہ بن ہے اور سند ابو حنیفہ و اشغال سند صحیح بنین پیر حقیقت حضرت  
 محی الدین شیخ عبد القادر گیلانی ولایت انکی بقدم حضرت عیسیٰ ہے نسبت فاروقیہ مذہب  
 نشافعی و مشرب قادری بن ہے اور سند شافعی و سنن الجاس سفید بنین منبجودی جس  
 بنی کے قدم پر ہوتا ہے اس ولی دینی کے واقعات و حالات واحد ہوتے ہیں عجائب راہ بیان  
 معجزات عیسوی و کرامات قادری منطبق ہیں مقام عبرت ہے نصاریٰ اور فاضل کے سراپے  
 پر پیر چاہئے عاقل کو اشارہ بس اس اوج عیسیٰ عروج مصطفیٰ ہے پیر مرثت خواجہ معین الدین  
 سید حسن بگڑی ولایت انکی بقدم آنحضرت ص کہ ہے اولیٰ پیر طلب بہشت بلا عمل کے گناہ  
 کبیرہ ہے منہ و لہجہ یا حرام۔ اور یہ حفظ سنت کے امید شفاعت کی رکنا غور ہے بن  
 اور بہشت کو سنت جانتا پندار ہے اور بحالت ناخرمانی امید رحمت کی کرنا جس و حقاقت ہے من  
 رحمت ضد لعنت ہے اور زبان کو مدح سے ایسا گناہ کہ جیسا کہ دم سے ناجی اور زالی کی

تذکیر

بہشت

سنہ او بنیامین سنبہ اور مداح اور غنیمت لگو کی سنہ او بن مین ہے

## مقدمہ اول

معلوم بغیر علم محال اور علم بغیر معلوم وبال۔ شرف علم حسب شرف معلوم کے ہوتا ہے علم معرفت زیادہ کوئی علم اشرف و محتاج البتہ تر نہیں یہ وہ علم ہے کہ جس سے امر تنزیلی قرآن مجید و تاویل فرقان حمید کا علم ہوتا ہے۔ یہ وہ فہم ہے کہ جس سے نفع و نقصان خدائی و خودی کا مفہوم تسلیم ظاہر ہے کہ جو جس امت کا ہو گا وہ اپنے ہی امت کے علما و فقرا سے طلب کرے گی اسے از ہر ارشاد۔ بانی جو ہم میں معنی آدم تیسرے ہے جس کو نیک و بد کا تمیز نہ ہو وہ ہر اور سے بدتر ہے اور تیسرے معرفت سے حاصل ہوتی ہے۔ سرائی زانی اور پور و کیفیت دوزخ و بہشت کے علم سارے نبیوں اور امتوں کو تھا کیونکہ آیات و اخبار سے معلوم تھا۔ وجہ مدح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ جب بالائی افلاک ہوا دیو کہا جو پانی سوراخ پتھر سے اوپر کرتا ہے اور ہر نہیں جاتا۔ تعبیر یہ ہے پتھر آدمی ہے اور سوراخ دہن پانی سخن نا اہل سے اسرار نہ کہے جب قریب ہوا سنا ٹھہر اور صلوات میں ہے ہمارے کان کھولے خدا کی کھار پڑتا ہے اور شاہد ہوا صلوات کے معنی و شہادت ہیں یاد رکھو ہر قرن میں اسی فن کے معنی قبول ہیں نہ دیگر رحم کے معنی اصلاح شے کہ میں واسطے اہل کے نہ طرفداری و حمایت کے جب قریب ہوا میری امت کی شکایتیں کیں اور فرمایا کہ میں کل کی عبادت نہیں چاہتا اور وہ پشیمان کا رزق مانگتے ہیں فت عبادت رزق روح ہے اور عبادت امت میں تو مشرک و کافر ہی ہیں جسکی شکایت ہو وہ منافق امت میں یعنی ملعون و مروجہ اور گمان باطل نہ منافق مومن ہوں اور نہ مومن منافق۔ پھر سوال کیا مجھے جسکا ہوا شکایت پھر دونوں شانوں میں دست قدرت کو رکھا کچھ سردی محسوس ہوئی پھر اس کے چیدہ علم کے علم کے واسطے فرمایا کہ یہ عام ہے۔ اس میں بیگانہ و بیگانہ دونوں برابر ہیں۔ دوسرے علم کو

تعلیم

دور



غنیہ یقین کو بتانا تیسرے علم کا مین ہی متھی ہون۔ چلایا اور اولیا اسپر مشفق ہیں کہ پہلا علم  
فن ظاہری ہے دیکھو مفسر کسان مختارہ علما مفسر مبیضادی مومن پر رائج ہے۔ عالم ہے عمل  
ساحر ہے دوسرا علم سیر فی الصفات ہے چونکہ یہ سیر مستطیل ہے اس میں بھی کامیابی نہیں  
نجد پانی پر فراز اور ہوا پر پرواز کرتا ہے انکے لغزات کو مکاری کہتے ہیں یہ وہ ہے کہ عطا  
اور فقر کی ہجو السہ در سول فرماتے ہیں شکی تحقیق خدا و مصطفیٰ اکبرین انکی تعظیم خلوات امر و مخافات  
نہی ہے۔ تیسرا علم سیر فی الذات ہے۔ چونکہ یہ سیر مستدیر ہے معرفت اس میں ہے بغیر سیر  
مستدیر کے کہ جو امر مخفی ہے کسی عالم و فقیر کا اعتبار نہیں اور جسکو معرفت ہے اسکی کوئی  
مشکایت نہیں مدرسوں سے بہت ناقص التحصیل مکمل جلتے ہیں اور غور فرماتے ہیں اسے  
کوئی تار کر لے نہ نیا ہر تے خالق ہے ہی اکثر تے یکمیں ہاگتے ہیں اور جو کال ہوا کم و بیدار  
ہو تے جبکہ یہ باتیں نصوص سے ثابت ہیں کیونکہ تعلیم و تلقین سیر مستطیل و سیر  
مستدیر کا نہیں ہوتی۔ یہ دونوں زوری ہے کہ اچھیال مکار کو سحر تبادیا۔ ساحر مستردا  
کہتے ہیں۔ آسیب کے معنی صدمہ کے ہیں اور عرفا سایہ کو کہتے ہیں۔ عوام عرفی معنی سمجھتے ہیں  
لطیفہ پہلے خلیفہ مدعیان رسالت سے لڑے اور آخری خلیفہ داعیان امامت سے

## باب اول جغرافیہ و تواریخ مین

ہر شے کی ایک حقیقت ہے اور وہ ظاہری صورت و جو معنوی ہے عالم جسم و پوست ہے  
اور آدم جان و دوست جو انسان مین ہے اویسا نمونہ جہان مین ہے حکمت الہی و  
مصلحت خدائی کی باریکیوں مین عقل کی رسائی نہیں الحاصل تحقیق راجح یہ ہے آب  
زمین اور زمین سے آگ اور آگ سے ہوا ہے ظاہرہ کرہ آب و خاک و آتش و ہوا و اہل مین

نورانیہ کہہ کر وہ آب و نواز خاک و آگ ایک جسم میں دیکھو جسم و جان روح میں آتش و خاک  
 اور خاک و آتش ایک استحقاق ہے یہ ظاہری کہ وہ ہر امر و اثر باطنی ہے ظاہر دنیا باطن دین  
 دنیا میں سنت پر اور بلاد میں بدعت لالہ زار باطن کو جسے دیکھنا ظاہر کہ ہزار بار پایا ہے علم خدا  
 و فرم سے طے ہے جو زمین سے مطلب سفینہ کا ثابت نہیں ہوتا ہے جو یہ بات نفوی تو عارت اور  
 حجابی برابر ہو جانتے سے نہ کہ شجران آرزوی مجسمہ دار نہیں ہے آشنا و ناگس گروہم معنی  
 بیگانہ ہم + کتاب کے حساب سے اور سیاق کلام کے سباق سے وقوف نہیں ہوتا ہے سیر و سیر  
 ہے کہ حقیقت کوئی شے + باہر نہیں کتاب کا مطلب کتاب ہے + زمین کے تین حصے خرق آب  
 جو تھا کھل سے + نا جانے کہ زمین دین کے تین حصے مخفی ہیں ایک ظاہر ہے جسے بشر کا جسم  
 ظاہر ہے اور قلب و روح و مخفی ہے - الا انساؤ بشری و عیشا اذا انسان سیرا سید ہے اور  
 سنہ زمین ہوں - زمین دنیا کا جسم بیجان مردہ ہے - جس کے ساتھ سودا ہے (عہ) بہت  
 و لایب ریح مسکون کے تین حصے میں براہ ظلم حجم عین جسم ہے یہ نمونہ جسم سفلی ہے - اور  
 بحر غلبہ عرب عین ریح ظاہر ہے جسم و جان ہے یہ نمونہ بدن علوی ہے - اب برزخ کا ہونا  
 ضرور ہے وہ بابل و کلدانین و عراق از سر تا سر در میان ہے خواہ یونان سمیرا و سیرا شمالی  
 جنوبی و خوار و فوق و تحت سید و سکیم - مگر یونان ہتر ہے کہ دلیان دو گھر میں بابل میں سیرا و دلیان  
 سیرا کو عراق و عجم و عراق کہتے ہیں اور یونان کو عراق عرب و کلدانین - بابل نمونہ قلب بخانی اور  
 امریکہ شمالی و جنوبی نمونہ قلب حقیقی ہے - علی ہذا القیاس یہ بدن سفلی و برزخ و علوی ایک استحقاق  
 ہے مگر تین اور من و قلب اور بدن و روح ایک شے ہے - کل ہذا شلشہ میں یہ باریکیاں  
 پیچیدگیان اسلام میں ہیں بعد طوفان نوح جو کہ نمونہ طوفان بے تیزی ہے حضرت نوح نے  
 یافتہ کو شمال و بابل جس کی تعمیر و عمارت اویل سے سفلی ہے اور درمیان سلام سجادہ کو دیا یہ نمونہ

برنج و بال و مشرق و مغرب ہیں۔ اور ہم کو جو بیا جو نمونہ عرب و علوی سے ہے بیت المقدس  
 مشرق کی سوچ اور بیت المقدس مغرب میں اس طرح قید و صفی و طیل و حبیب و ولی سے قولہ تعالیٰ  
 سَبِّحْ لِلَّهِ الْمَغْشَاءِ نَادَاً حَقِيقَتاً کیا یکے میں۔ شمال افعال میں اور برنج احوال و ہونا  
 مستحباب تجلیات افعالی و صفاتی و ذاتی کو کوئی ہوتا ہے باقی مشرک و کافر و منافق ہیں جو خط قطب  
 سے گزرا ہے راہ راست ہے صفت استواء سے قائم ہوتا ہے جو بیضیہ قولہ و مقبلی ہونا قابل ہے  
 صفت داخل کی عطا ہے چہرہ نظر آگیا استواء ہوگا تو عطا ہوگی دیگر خطوط افراط و تفریط خدا استواء  
 میں ہیں ان دو مرتبہ میں مستقیم مرکز تشریف الیضا بدین صفت اندام میں ہم ظاہر و ہم  
 باطن منظر افعال بدن سے تو جہ فرما ہے۔ وجود واحد صفت اندام ایکہ زمین سے ہے اور صفت پردہ  
 سائنات آسمان یہ چودہ طبق ناموت کے سبب روشن ہیں ظاہر سے اندہ تک ہیں اور باطن تک  
 اندر سے بہت اور نور نظر آگیا کر زمین سے جس کے ساتھ پردہ سے نہ کو رہے۔ ہفتہ نور و طبع  
 ہفت آسمان یہ چودہ طبق لاہوت کے میں یہی نظر عین بعد خدا و ادانہ میں منظر  
 نادان جو ہم تہر سے و نہر مضر و اوہر سے قدر جو شہادہ و ادانہ باندہ ہری۔ ایستہ زمین سے  
 قطع لباس ناموت کی پارچہ تشریف سے۔ مومن و مشرک میں مگر قطع جامہ و لون کی جدا جدا ہے  
 اختیار و لون طاعت سے ہے پوشاک فعل خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جو دوسرے کو فتح ہو  
 آپ کے ہمیشہ جامہ کرتہ نعمت رکھا حضرت صدیقہ نے سب کو کہہ کر فرمایا تمہارے پیغمبر نے انہیں  
 وفات کی نعمت میں چودہ پیوند تھے چنانچہ فقرای چہار و وہ خاندانہ کا شعار تہمت ہے۔ مانا ایک  
 پا جامہ کو پہلے پہنا ہو یا فرمایا پہنوں گا پا جامہ صفت ہو گیا۔ اور وضع اناس کا کرتہ و مشک  
 ریش و برت و دخت و غیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوای حج کے بدن کو استرہ اور شیخی  
 نہیں لگایا۔ مدارج النبوت میں یہ تحقیق تحریر فرمایا۔ دلیل سات علم کے ہونی نہ تہن کے

مذہب سنی

حدیث و روایات کا مجموعہ

اور سند سند کی شجرہ آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے نہ امت سے علماء اور فقہاء کی اعتباراً  
ہموا لافقت آج حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے نہ بحیثیت اور نہ بحیثیت خلاق و قاصر کج ہے :-  
قولہ تعالیٰ اَحْلَقْنِیْ مِنْ رُوحِکَ وَ مِنْ عَصْرِیْکَ - دلیل خاص بدعوی عام قبول نہیں - مناظر  
بہ شہادت فعلی ہے جس میں اسرار ہے نہ قولی و تقریری امت اور آنحضرت سے کہ جزا امور متوسط اخلاق

تہ اور بال نہ عید ہے تہ جو سینہ پر آتے نہ گہو نگروا سے جو مانند شیدایوں کے ہے جو سر سے پیدہ  
رہتے ہیں اس واسطے تا بنا گوش و دو شش تہ باصل اور بغیر حد طبعی ہے جو ہر نہ سخت  
تا پتہ ہر فرمایا بال کہ دل کرنا ز پڑ پھر بال سے تہ بقیہ تو اس ہوا گاہ تہ دانا اور کتروا ناستہ  
رواج ہے اور احوال جبروت ہے ہر ملک میں جبروت ہے مگر صورت جدا ہے تا تہ

منہ و شہ ہے قولہ تھکے قائم المیل۔ اس نیاز کو براہ اخلاص فرمایا ہے دیگر نماز دن کو باحکام اور  
آنحضرت نے خود ہمیشہ پڑھی اور اکثر سے پڑھوائی اور خشک ٹہرتے دیکھا اور نشت خوش ہو سبت۔ اور  
عبداللہ بن عمرؓ وغیرہ کو بقضای تنجیر کے چہر کا ایک دو مرتبہ بلا عمد کے قضا بیوی عوام پر گران ہے  
فرش کیا سنت ہو کہ یہی نہوئی لیلۃ التریس کو صبح ہو گئی فرمایا بیان نہ ادا ہے نہ قضا اجل کیا  
بجلا اور جنگ خندق میں فرمایا جنہوں نے دستھی کو قضا کرایا خدا انکو منہ کے بل درخ میں ڈالے  
علی ہذا ظہر وغیرہ خدا نے قضا کر ائین اور قول لاہوت ہے۔ فرمایا مصدق کلمہ بلا حساب و کتاب  
جنتی ہے گزرائی اور چور ہو جو اسکو نہانے او سکی ناک کو خدا خاک میں ملاوے ف ناک غیرت و  
روح دنیا ہے شہادت کلمہ کی کسی سے کہی ترک نہوئی قطع بر مجادلہ وضع پر مکابرہ افعال پر  
مقتادہ ہے۔ یہم چار دن درجے پہلے حصہ راع مسکون میں ہیں حدیث قدسی میں ہے جو  
احمقون کو میدان کرتا و نیا آباد نہوئی فرمایا آنحضرتؐ نے اہل قلم سے نصف دنیا آباد ہے۔

شرع کے معنی حقیقت تو نہیں + پرکمان یہ نہم ہر ایک کے تئیں + دنیاوی ہر زمین



(عشام) بقسمت صفی جسکو صفی نے بنانا منظر تجلیات افضالی جسم سے جو پوریت سے سیارہ  
 یہ ہفت اقلیم ہیں (۱) ہندو عربی عمارت و امارت (۲) چین مشرقی قضاہ و فافا (۳)  
 ترکیج نجد و جہد (۴) خراسان آسمان استقامت و کرامت (۵) اور انہر و ہر و فافا  
 صحت (۶) ردم عطار و سیاق و سباق (۷) بخارا قمر رحمت و نعمت صفی ہندی ہندو  
 صاف و احوال است ابلیس یعنی غیبت گو کہ پہلے ہی آسمان سے رہ جوتے ہیں اور قبولیت  
 او سوخت ہوتی ہے جیکہ ساتون آسمان سے گزر جاوین اور عذر بدتر از گناہ کیا مقول ہے  
 غیبت سے تو کوئی بچ ہی نہیں سکتا ہے گویا یہ حضرت موسیٰ جواز غیبت ہے۔ صاحب خدمت  
 اقلیم کو غوث کہتے ہیں اور غوث صدر کو غوث الاعظم یہ نسبت منفصلہ ہے یعنی پاک قسمت  
 کے متفرق ہیں چنانچہ اجمیر شریف و حرمین شریفین اقلیم چین میں ہیں تو جہد فرا کے کہ ہوگا اس  
 بحث سے کیا غرض اگر کوئی غوث ہوگا تودہ ہوگا اور ایک ہوگا نہ کل اور یہ منصب بھی ہر کس  
 اور ہم امور ساتھ لون کاموں کہ میں جو کہ متعلق بہ سعی ہمارے میں یس اولاً بطاہر و مطلب  
 اس ذکر سے یہ ہے کہ اس کتاب میں بحث غوث و طبیب کی ضروری ہے اور اس معنی پر اوردہ  
 خبر ہے فرمایا آنحضرتؐ نے طلب علم کی مرد و عورت پر فرض ہے یعنی معرفت کی اور فرمایا طلب کردہ  
 علم کو اگر چہ پادچین میں و علم تو معرفت دین ہے ہفت اندام ہفت اقلیم میں جو معرفت  
 اندام بندگی میں ہے غوث اعظم و جو توحش و احوال سلسلہ غوث اعظم درویش ہے یہ آخری  
 مدعا ہے ایضا قیام بدن کا یہ سستہ ضروری ہے مگر عام فہم خاص پسند عننا صروح سبیلانی  
 و مقامی بنانو (مجموعہ) بقسمت خالص جسکو ذیل سے بنانا منظر تجلیات صفائی قلبیہ و بہرہ  
 ثوابت ششگانہ تحت الارض یہ چہرہ ولایت ہیں (۱) ہند (۲) چین (۳) خیر و ولایت  
 (۴) ایران (۵) توران (۶) نیمشب حبش و ثوابت خانہ سیارہ میں اور

غیر از ششگانہ

مرد و عورت

نیمشب حبش

برخی بارہ بین بارہ چنگ بہتر صاحب دست ولایت کو قلعہ کتبہ میں اور صدر ولایت کو  
 قلعہ ابوالقصاب - یہ تینوں ولایتیں تھیں یہ تینوں قلعہ کتبہ میں تھے اور اولیٰ اسرار  
 بہار داندہ کو صاحب حضور قلعہ داخل خانان قلعہ قصاب کو - من چھ تھے اسرار -  
 چھوڑ دیا ہزار عالم و بارہ چنگ بہتر فافہم - قولہ تعالیٰ سدر جیم ایا تینانی الافاق یعنی آفاق  
 الخ افاق و انفس میں جو نشانیاں دکھائی گئی ہیں وہ اسلئے قائم یہاں تک سہی کرو کہ انہیں  
 تطبیق ہو کر براہ تصدیق حق کو پہنچو - ہر گاہ کہ ہم نے حق بات کو خیال جانا - خود کردہ راعلا جہ  
 نیست آب ہی جال باطن میں پسندے خود غور کرو کہ میں صنمی و ہندی ہوں یا دشمنی و فارسی  
 یا یہودی انصاری یا نصاریٰ انوالی یا خارجی تو رہید یا انصاف تقیہ سے نہ ہر دو روح کو شای باصفا  
 و کثیر بیغیر تو بر مصطفیٰ + ایضا انسان کے تین وجود ہیں - مثالی کا اور اک بجو اس جسم  
 ظاہری ہے اور مثالی دیگر کب جو اس جسم معنوی اور خیالی سلطانہ خمسہ عالم امر (لہ) بقسمت  
 حبیب جسکو حیثیت نے پچا نام ظہر تحلیات ذاتی روح ہے بروی خمسہ متجربہ یہ پانچ ملک ہیں -  
 (۱) ہند (۲) چین (۳) یوم یعنی شمال ولایت و جنوبا جیش ف گویا یہ ہر رخ ہے - دو دہائی  
 پانچ (۴) شام (۵) اردن یہ بحث طویل ہے جو سمجھو تو فہم ہے طائوس کو جنت سے کابل  
 میں پھرتا رہا جیش میں خط استوا پر قطب شمالی و جنوبی ہیں صاحب عدت ملک کر غوث قلعہ  
 کے تین - زبان کی کیفیت دیکھو کہ مخدوم ہفت اندام و خادم دل ہے ہم متحرک ہم ساکن  
 یہ تقسیم ہر لہلہ ہے کیونکہ خمسہ متجربہ کہ حجت ہے اس واسطے بروی حکومت حدود ولایت  
 میں ترقی و تکرار ہوتا ہے - تعلق اسکا بخلداری ہے نہ بنفس حدود ولایت یہ تقسیم ملکی  
 آخر بقسمت ملکی اول واحد ہے - اور دوسرا دونوں سے متعلق ہیں اب یہ امور سمجھو کہ  
 اول ہفت سیارہ ہفت فلک ہیں ف تران مجید کے سامتہ سائر بطور ہیں - اور

چند

چند

واصل حقیقی کے ساتھ درجے سے پای کج را منورہ می یابست کج۔ ظاہر ہے کہ سبک گزرنے کا  
 زمانہ بہتر آتشا ہوا ہے۔ ہر ماہ ایک ایک برج سے اور رجبتا نہیں مگر چاند گزرنے سے  
 گزرنے لگا ہوا ہے باقی تیسہ تیسہ کے در دو گھر میں۔ آدم پر ستر طلب عقل و عشق عالم انسانی کے  
 چاند چرخ ہیں اور تیسہ تیسہ نقد و فقر (۱) ناز و ذکر (۲) زکوٰۃ و شغل (۳) صوم و فکر (۴)  
 (۵) حج و مراقبہ (۶) جہاد و باہم مومنوں میں باہم کلمہ شریف اتحاد ہوا چلتے ہوئے کوئی مصیبت  
 نہ کوئی مذکر کیا بات ہے پوچھی جاتے ہیں در نہ حقیقت معلوم ہے لاکھ کی تین قسم ہیں۔  
 نوری کہ وہ بیان بندگی انکی تقدیس ہے۔ برزخی مسیحان بندگی انکی تیسہ ہے ناری کہ وہ ظاہر  
 عبودیت انکی تحسید ہے۔ یہی مامور سجد و آدم ہیں۔ آدمی کے در دو کہ وہ یوں کی تو کچھ ہستی نہیں  
 یہ بیچارے ذلیل و خوار چوکیدار اپنے منہ میان سمجھو کیا حقیقت کہتے ہیں۔ در بار کا ہر دربار  
 جسکو سرکار طلب کیا کہ کب روئے سکتا ہے انکی یہہ کائنات ہو۔ چورون کے چوکیدار اور شاہنشاہ  
 حدیث گاہ میں جسکو ذرا ہی عقل ہوگی وہ انکے کام سے انکو جان لیگا شرافت نام سے نہیں ہوتی  
 ذات کام سے دیکھی جاتی ہے۔ بہرہ من بر با کو خدا نہیں تو پیغمبر علی مانتے ہیں اور انکو اولاد و بھائی  
 کہتے ہیں اگر انکو نام کی بھی غیرت ہوتی تو ہیک مانگ کھاتے خدشا گاری بندوں کی کرتے۔  
 علوم و ادب ذات ہیں۔ شریف ایسا کام نہیں کرتے شرفا ان پر مرتب ہیں اور کہیں نان پر  
 ذکر حضرت احمد چاہم۔ دس ہلائی خشری حضرت احمد جام امی تھے اور نہ آپ کو کسی سے  
 بیعت شہادت تھی۔ بوجہ اویسیت آنحضرت حضرت سہلائی خشری مجذوب ابوالوقت سے  
 رفاقت تھی بیس برس برفاقت انکے مصروف ریاضت و عبادت تین سو کتا بین آپ نے  
 انصوح نقلی و انصوح عقلی توحید و معرفت و حکمت و فقہانیت وغیرہ ایسی کہیں کہ جسکو  
 علم و حکما ہی ہا ادا استقبال نے تسلیم کیا یہ امر دین علم لدنی کامل کی ہے اور آپ

فرمانے ہیں کہ میرے کتاب میری سراج الہا برین عطیہ خدا تعالیٰ ہے ہزاروں سے آپ سے بیت  
کی اور خدا کا اولیا کا بلین سے ہوئے۔ حضرت ابوسعید الخدری نے حضرت ابوہریرہ سے فرمایا  
کہ علم شیخی کا بچنا بخرابی نصیب ہوا اور ولایت میری دوسرے کے سپرد ہوئی جو خرفہ  
حضرت صدیق دست بردست بطور میراث نقرہ چھو پونچا وہ بامیں شیخ الشیوخ کی  
کرامت ہے سپرد و احقر جام کے کر دینا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ شب کو خواب میں دیکھا  
کہ شیخ ابوالخیر زید دیکر شایخان روضہ سے سرعت تمام استقبال قطب الاولیا کو جاتے  
ہیں فجر کو حضرت احمد جام تشریف لائے مجھ کو تفویض خرفہ میں کچھ تال ہوا آپ نے فرمایا امانت میں  
ودایت چاہئے میں نے سپرد کر دیا بعد کہ جب حضرت احمد جام ہرات میں تشریف لائے اور بیت  
ہراتی اولیائے بیت ہوئے۔ یہ امر حشیشیوں پر سخت گراں گذرا اور سب نے اتفاق اس پر کیا  
کہ ہرات بجا کہ حضرت کو شہید کریں اور بجا کہتے بالئے الہی و صلاحت کا لہ خدا کی حضرت مود و حشیشی  
حشیشیوں سے بظاہر اتفاق اور حضرت احمد جام سے نفاق ضرور ہوا اس ہمید سے یہ ہی دونوں  
شیخ یا خبر تھے اور دونوں طرف کے بالکل بے خبر و بالئے اسرار میں برج میں ایک ادنیٰ بات  
پر ہے کہ جب حضرت علی نے قاضی شیخ کو فہ کو حکم موقوفی دیا کو فیوں نے اس پر اتفاق کیا کہ یہ  
موقوف نہ ہوگا اور قاضی مذکور نے یہی امر تالیف کی تیس کی حضرت علی نے یہ حال فرمایا علی انہا  
جنگل و غیرہ اور ہر حشیشی اچھے اور ہر احمد جام آئے راہ میں دونوں کو وہ پیر سے  
سخت جماعت حشیشیان جو بطور سفارت گئے حضرت احمد جام نے ان سے فرمایا سوال تمہارا یہ ہے  
کہ تم ہماری ولایت سے کجا جواب یہاں ہے کہ اگر ولایت سے مراد یہ دیہات ہیں تو یہ  
اون کے ہیں نہ میرے ہیں اور جو مراد حشیشی یعنی سلسلہ ہے تو شیخ الشیوخ ہونا چاہئے  
اور جو ولایت سے مراد وہ ولایت ہے جو بحر خدا باہل الہ ولایت ہے اس کا حال خبر کو



معلوم ہوا کہ انجیل جیسا کہ حضرت فریقین داخل چشت میں ہو گیا۔ چشتیوں نے اسے بڑی عزت سے رکھا۔  
 کہ محفل سماع میں کارہر سماع کرنا چاہا ہے۔ چنانچہ جامعہ چشتیان سے حضرت داؤد چشتی و  
 توالان کے بھائی حضرت احمد جام داخل ہوئے اور محفل سماع کی شروع کی اور دفعہ انجیل  
 کی ہریت چشتیوں نے پڑھ کر دیا۔ گوکہ یہ حریہ آئے تھے تا حضرت احمد جام کو شہید کر دینا چاہتے تھے۔  
 نے یہ حال دیکھ کر فرمایا خبردار ہوشیار رہو! حضرت سہیل احمد جام سے اور حضرت فریق کی  
 کہ سہیل بنی محفل شمس پاؤں سر بر منہ فرار ہو گئے اور دونوں شیخ ہی رہ گئے۔ ہر فریق اس  
 روایت کو اپنے طور پر تحریر کرتا ہے اور سیر واسطہ مضطربین اصحاب فرستادہ شد۔  
 نہیں ہے کہ حضرت احمد جام کا یہ وقت آخر اٹھنا ہے اور ادریسیت آنحضرت اور فاقہ حضرت  
 سہیل کی ہے اور حال کرامات بائیں شیخ الشیخ کے ہیں کس مرتبہ پر انکی تنظیم و تکریم ہونا چاہیے  
 اور قراۃ احسان ہونے میں مگر نہایت شہادت سنت نبوی سے محراب اور حضرت مودود  
 چشتی کا زمانہ ابتدائی اور بحر بیت خاندانی کے بعد سیر سیر حاجت ہے کہ ان وقت نہ تھا۔  
 بسیار سفر با پانچ شہر و خاصے۔ اور بجای بدلوں کے سجادہ ہوا باکر الشرجو لایق دلیل سے عرفان  
 سنت الہیہ کے ہے اور حوائق بعثت امر کے۔ اور امر استنفا بغیر و جہ وہ قبول نہیں ہوتا  
 سجادگی حضرت مودود چشتی کی محتاج سند ہے کیونکہ آپ سے سلسلہ عام علی التہوم متعلق ہے  
 بغیر امتیر کے چیر بوعثت متصور ہوتا اس واسطے حضرت احمد جام سے آپس میں چشتی بن کر رہے  
 لائے اور جمع مجاہدہ دلیل استقبال و اعلام وغیرہ ہے نہ فقائے عیسایا طور میں آیا حاجت  
 دیگر خیالات نہیں ہو۔ حضرت مودود چشتی حضرت احمد جام کی ساتھ چشتی نیاز سے پیش آ رہے  
 کم ہے۔ اور حضرت احمد جام حضرت مودود چشتی پر سبقت نہ کرنا کچھ بھی نہیں اس بھید کو  
 عارف کامل ہی جانتا ہے جسکو علم نہیں رہ حیرت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نئی روشنی دے

تذکرہ

ہمیشہ اندر سے بہترین اور نون نے قضایای بیعت خلفای راشدین تک نہیں دیکھے۔  
 کیا واقعات فقرا بھلا یہ انکو سمجھ کماں نصیب ہے کہ حضرت علی سے جو کچھ گزرا وہ سب نابھ  
 علو شان حضرت علی سے گزرا اور نہ جملہ امور مخفی رہ جاتے ان واقعات سے جو خواجہ مودود چشتی  
 سے گزرے وقت و تزکیا کی ثابت ہوئی اور بدعت معاویہ کہ نیرید پلید کو بجای خود سجادہ کیا  
 رفع ہو گئی۔ اول تو یہ واقعات کہ بات ہی نہیں درجیم بغرض مخالفین منطوق پر نظر کیا و تو  
 بتقابلہ دیگر حالات مندرجہ سیر یہ جو کچھ گزرا بہت کم گزرا اور باعتبار مفہوم جو کچھ بات ہو وہ  
 اوپر مذکور ہے الغرض اول و دونوں شیخوں میں تین روز غلو ت رہی اور حضرت احمد شام بعد  
 تقویٰ بقیض حضرت اقبیض بیعت حضرت مودود چشتی سے رخصت ہو کر اہل خرابانی خستیان میں  
 کیونکہ خادمہ خاندان چشت کا عشق خدا ہے اور خادمہ خاندان نقشبندیہ عقل عقبتی اور یہ  
 دونوں خاندان عالیشان جو کہ صدیقوں سے منسوب ہیں امیر و وزیر میں سے اول مسا  
 آخر ہر نشی + آخر با حیب تنہا تھی + اور امور استقبال و اشکالی کل مشیر بمانت خرقہ و ہون  
 خواجہ مودود چشتی پر مین بفضل تعالیٰ خاندان چشت بدعت معاویہ وغیرہ سے پاک ہے۔ مگر یہ  
 داناوی و بینائی فقرای صاحبہ طریقہ چشتیہ کو ہے امیر معاویہ سے صحابہ نامی سے ایسی غلطی  
 ہوئی اول آپ کو خلیفہ حضرت عثمان غنی خلیفہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم یہ خلافت عالی تھی نہ غلط فہم  
 کا ملی۔ مطلب میں خطا کی اور آخر نیرید سے پلید کو سجادہ کیا اگر کسی شیخ سے یہ خطا ہو تو کیا  
 بڑی بات ہے مگر وہ مردان کو پیروی نہیں کرنا چاہئے۔ ایضاً۔ انما درو کا المودوم و الحکم لا کثر  
 خواجہ ابی احمد ابدال چشتی و خواجہ ابو محمد ابدال چشتی دونوں خلیفہ خواجہ اسماعیل چشتی کے ہیں  
 جیسے خدمت علی احمد صابر و حضرت شمس الدین شجرہ چشتیہ صابریہ میں دونوں خلیفہ  
 بابا صاحب اکبر جمع ہیں۔ اور حضرت خواجہ محمد الملت والدین اول اوس میں چنانچہ سید الطی

اور ملقب بالقباب الشیخین دریم آپ نے سیر و سیاحت ہر مرہ سپاہ کی ہے بیہوشم آپ کی بجائی پر  
بہر از تقریب اور نگاہ پرین سجادہ نہیں ہوئے بلکہ دہلی میں کہ جہان سجادہ حضرت شاہ قلیہ العسکری  
موجود تھے تمام فرمایا چارم آخر میں یہ معلوم ہوا کہ آپ بیعت فرماتے ہیں چنانچہ مناقب شریف سے  
ثابت ہوا کہ آپ کے صاحب آپ کی بیعت سے واقف نہ تھے اور دوبارہ ہذا لائق غری بات ہے ہر مزار پر  
عرفان ہوتے ہی میں جیسے آنحضرت کے افعال خاص شہا پودہ از دلج مظهرات و خیرہ کا ہونا و درم  
کیونکہ منع ہے سجادگی پسیر بجائی پر مخصوص بامہ متصوین ہے چنانچہ شجرہ خاص حضرت  
سردن کرخی سے ۔ چہ اور عام خواجہ حسن بصری سے نہ خواجہ بزرگ کی جگہ فرزندین نہ بجائی  
حضرت مخدوم و حضرت مجبور الہی اور حضرت کا لے صاحب نے حضرت شاہ سیلوان صاحب سے  
بیعت خلافت حاصل کی ۔ عاقل کو تا اشارہ بسج سے ۔ بر سیلان بلذع باشند و بس  
سیر حضرت امیر اہم قندری مجذوب ۔ کوئی ان روایات معتبرہ سے انکار نہیں کر سکتا  
اور جو کہ منکر ہے ۔ حضرت نجیب الدین برخش نے فرامین دیکھا کہ روئے شیخ کبیر سے ایک  
بزرگ نکلے اور ان کے قدم بقدم چلے درویش ہیں ان کے درویش نے میرا ناتہ پچھلے درویش کے  
ناتہ میں رہا یہ خواجہ حضرت موصوف نے اپنے پدر بزرگوار سے کہا انہوں نے فرمایا کہ اسکی تعبیر  
حضرت ابوالوقت ابراہیم قندری سے ہو پر ایک شخص کو بہر تعبیر آگئی خدمت میں بھیجا آپ نے فرمایا  
کہ یہ خواجہ نجیب الدین کا ہے اور جبکہ ناتہ میں ناتہ دیا ہے وہ شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی  
نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کوئی انکار کرے شیخ الاسلام سند  
بہر تعبیر ہوئے ۔ خلافت میرے لئے کہ گزیرا کہ ہرگز بتزلزل خواجہ رسید ۔ سلطان عزت  
گزیلوان سے نہ منازل شہا سالن کم کردہ ہے ۔ محال ست سجدگی کہ راہ صفا نہ توان رفت  
ہرگز چپے صلی اللہ علیہ وسلم شعر در میان باب عشق کا ہے ۔ گمراہ کی راہ پر جانتے ہیں ۔ اور خیر نظام

یاد دہنی حضرت میران میر ہزار نے جن کو تھکوا دلاؤن پیر ہزار ہی ایک شب صحبت حضرت میران  
 تقدیری کو کھلیا سب ہوا اور چند مرتبہ طلب ہی کی مگر قبول نہ ہوئی بحسن اتفاق ایک روز خود ہی  
 حضرت موقوفہ نے فرمایا کہ جو تم آج کی رات اوس مسجد میں رہو تو صحبت ممکن ہے میں نے کہا  
 کہ بہت بہتر ہے کہ میں چانتا تھا کہ آپ اولیٰ تو کہاتے نہیں اور جو کہاتے ہیں تو بہت کہاتے ہیں  
 میں مع تقدیری واجب کے اوس مسجد میں رہا اور کچھ رات گئے حضرت سے کہا کھانا لاؤن  
 آنا کہ کیا بعد ازاں بارش کی ٹھیلی ہوئی اور بازار بند ہو گیا۔ فرمایا کھانا لاؤ میں نے کہا یہ تقدیری  
 قبول فرمائیے۔ اسوقت بازار بند ہے۔ تقدیری کو لیکر فرمایا کھانا لاؤ جو کہ بارش کہیں گئی تھی اور  
 امیر کا مکان فریب تھا تو میں سامان لیکر آیا پانچت کر اؤن مگر حضرت سب سامان لکچا ہی  
 کہا بگے۔ اور فرمایا کہ اور لاؤ میر میں فقرا سے دس من نان لایا وہ بھی فوٹ فرمائیں۔ اور مجھ  
 کہنا کہ بیا اور اسطرح آرا تم کو جو لا چکا تو نام سی ڈالوں گا میں دم بخود ایسا لٹکا کہ سانس کو بھی پی گیا  
 کروٹ لینا کجا جو کچھ اسی نہ کجا یا کیا دیکھتا ہوں کہ آپ بہت بڑا پتھر لیکر آئے اور میر کو سر پر  
 اور سکو تو لا تا میر پر مار کر مار ڈالیں میں اوس عالم حیرت میں دم بخود منتظر حیران دیکھتا تھا پھر یہ  
 کہہ کر جی تو یہ چاہتا ہے کہ ہر توڑ دوں پر یہ خیال آتا ہے کہ تیرا باب ضعیف بہت روئے گا اس  
 پتھر کو جس مسجد میں پہنچا کہ پھر تھوڑی دیر کے بعد پتھر کو لیکر چلے گیا اور پھر پہنچا کہ یاد میر کی مثل  
 طور اولیٰ کے چلے گئے کہ نہ رستہ بعد اچھے سے کہا کہ میں کتب خانہ زیر مسجد جانا ہوں بے غم سو رہو  
 رہا اندر گئے اور میں نے باہر کی کندھی پر ٹپائی اب جان میں جان آئی اور آرام سے لیٹا مگر  
 کتب خانہ میں سے برابر آواز جاننے کی آتی تھی۔ کیا سنا سوچ میں پڑ گیا جو کہ کیا تو حضرت  
 غائب غلبہ اور کتب خانہ سب کہا گئے وہ جو معاملہ بواسطہ حضرت احمد بنام فی باہر حضرت  
 سہیلی شہر سی دن خواجہ مودود چشتی گذرا وہ اس معاملہ سے واقف ہوئے۔ میں نے ان کو اپنے وقت سے



حضرت سودر چشتی کا خوب ہو گا علاوہ ازیں دو قرن برافقت خواجہ بزرگ منجی نیاں لہر بل طلب  
خواجہ بزرگ حضرت فندری رہے میزان عدالت میں منزلت خواجہ بزرگ کو تو لانا چاہئے۔  
مزید بران واقف اصول فقر ہاں میں کہ حضرت ابراہیم فندری کی تفسیر حضرت جبریل ہے  
اور خواجہ بزرگ تادل میں بمنزلہ آنحضرت ۴ تھے۔ بجز پیران پیر کون مرتبہ دان خواجہ بزرگ ہے

### باب دوم کرامات خواجہ بزرگ میں

معجز است آنحضرت ۴ سے جس معجزے کا تعلق جس عالم سے ہے اس معجزے کو اسی عالم  
میں لکھا ہے۔ ایسے کون ذکر ہیں کہ جو نقل مورخین کو نقل مصنفین کریں انکو انشا ہی  
اور منشا ہے اولیائے کیا علاقہ عالم کی دو قسم میں عالم معانی جو لو غرض میں عالم احیائی  
جو جوہر میں اس میں ذوالعقول کی تین قسم میں عالم مایکہ عالم نباتات عالم انسان اور غیر  
ذوالعقول میں جو علویات میں انہیں عالم آسمان و نجوم وغیرہ اور سفلیات میں بساط  
عالم عنصریات اربع اور مرکبات میں عالم حیوانات عالم نباتات عالم جمادات و عالم انسان  
عالم عوام و عالم خواص ہو۔ اول تو ذکر خواجہ بزرگ کا تمام و کمال کرامات پر کوئی بات اعلیٰ  
سے خالی نہیں ہے دہم خود خود منہ ہرگز بہ بخیر زمین کر سکتی کہ تمام عمر خواجہ بزرگ  
کہ جو عمر طبعی سے زیادہ ہے اسقدر ذکر ہو یہ بات خود داخل اعجاز ہے اور یہ اعجاز خود  
اعجاز تر ہے جو صاحب آپکو ذکرین باور کر آتے ہیں انکی نااہلی اور انکی تحریر سے ظاہر ہے۔  
اور چند کرامات میں تردید موجود ہے انکی شاعری سے نقل میں اصل ہی فوت نہیں ہے  
مشرعین کو پسند آیا ہے وقت تاریخی اور عزت سیر کی دہول اڑائی ہے اور تصنیف  
نایف کی مٹی ملی کی ہے اس پر یہ طرہ ہے کہ آپکو مولوی اور صوفی جاتے ہیں شاعران  
قت سے ہی نہیں۔ اور نہ یہ ذکر علوم معقولی سے فاسفہ وغیرہ اور معقولی سے عقاید

اقسام عالم

خواجہ بزرگ

منجی نیاں

وقفہ کا حاشیہ ہے نہ کسی کتاب تصوف کی شرح یعنی نہ احکام ہیں نہ اسرار یہ نقل ان کے  
 حسب حال ہے حکاکا بہت اکبر شاہ و شاہ صاحب باہم گفت و شنید میں تھے یہ پہلی  
 تاریخ شاہ صاحب نے فرمایا کہ سکندر اور امیر تیمور نہیں لڑے بلکہ ان میں دوستی تھی پادشاہ  
 بھجوب ہو سکتا فیضی رافضی دشمن اولیاء اللہ کو خوب موقع ملتا تھا پادشاہ سے عرض کی کہ  
 حضرت کو باوصف کشف کرامات علم تاریخ خوب ہوا ان بزرگوں کی بزرگی اور ان کی کتاب کی  
 معتبری میں کیا کلام ہے کوئی جو بڑے کچھ بنا تا ہے ان کی شاعری اُلٹی ہے یہ سچہ کو جو  
 بناتا ہے کرامات شمسہ وغیرہ کو دیکھو اصل راقم نے ہر کرامت کو بروی تنسیب بذیل عوام  
 لکھا ہے اور جبکہ اندر رسول کا کلام شاعریت سے پاک ہے اور ہر شعر کی قرآن مجید اور  
 بخاری سے ثابت ہے پس ذکر اولیاء اللہ کا شاعر بننا پہلی خطا ہے اور نا اہلون کا  
 کلام سننا ناجائز ہے حضرت عمر اور حضرت علی نے ڈاکرین اور واعظین کو ننگوادیاموٹی  
 بات ہے کہ عوام بلفظی شاعری اور جمع لائے ہیں اور امر ذکر فوت ہو جاتا ہے اس جگہ  
 راقم نے ادب میں کرامات مرقومہ مورخین کو لکھا ہے کرامت خواجہ بزرگ مانند شاخون مترکم  
 ہے اگر فردا فردا اسے استنباط ہو تو دفتر چاہئے۔ مجموعاً ایک دو۔ دو ایک اقباس کیا گیا  
 ہے۔ اور یہ امر محتاج ثبوت نہیں کہ جیسے اربعیون کی نبوت عارضی تھی ویسے ہی  
 ان کے معجزات تھے۔ ناقص صلیح و مدعیانہ میں سیب اب گمان اس وقت میں اس سبب  
 اکثر آدمیوں نے نہیں دیکھا۔ اور نبوت آنحضرت کی مستقل دسترونا ہے ایسے ہی  
 آپ کے معجزے ہیں۔ ویسے ہی کرامات خواجہ بزرگ معجزہ آنحضرت مگر میں پیدا ہوئے  
 اور اسی دیشم مسکین تھے۔ نہ زرہ لشکر۔ نہ ہاتھ ہزار باہمت رسالت و جمیت  
 خدا وادیت احرام کو جو کہ بیت الصنم تھا بیت اللہ فرمایا اور عرب سے کفر کو برباد کر کے

کرامات

کرامات

کرامات

کرامات

اسلام سے آباد کیا۔ مورخان کفار تک لکھ رہے ہیں اور چودہ سو برس سے سارے جہان کے  
 آدمی کہلی آنکھوں دیکھ رہے ہیں یہ بات فرضی مصنوعات و فرضی موقوفات سے نہیں ہے  
 اور نہ یہ سچہ چرایا ہوا ہے یہ بھی یاد رہے کہ کتب اہل اسلام و کفار سے بالاتفاق مسیح  
 اور ملائکات احد سے ثابت ہے کہ جو کس لشکر اسلام نے فتح کیا اور کیا نے روٹی دی اور  
 مشائخون نے ترٹی ڈالی اور باغ نظر ان علوم سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جیسے کہ مشریت  
 بنا اول و مسجد جہاں ہے ویسے ہی اجمیر شریف پہلی بنیاد جہان و جہاں عبادت جہانیاں  
 ہے وہ منیب و محل غیر آباد ہے آب و دانہ یہ نہ نایب مقام آبادی عبادت گاہ اہل ہندوین  
 ہے یہ وہ جگہ ہے کہ در اجمیر ایک بین تقدیر ہو گئی کیا مقدور ابدی ہے اور ہندی اور عربی  
 جمیع حضرات و عبادین میں اور قالسار ایک جان میں چنانچہ بعد کرسشن جیبت ترنول  
 واقع ہوا سردار عرب آئے اور کرسشن درکار کا گئے (۱) کہ اس وقت حضرت خواجہ بزرگ  
 ہمیشہ مجروح و بیمار تھے کیا ہوا جو چند سے باہم چہرہ درید حضرت خواجہ عثمان و حضرت خواجہ  
 قطب صاحب رہے اور آخر کو اسل ہوا کہ عثمان زیادتیام ہوا وقت اجلاس حلیہ اور وقت  
 اخلاص تخیال تمیز میر کیا اور عالم تفرید میں جب عہد امیر جلالت فقیر خلوت میں جب آپ  
 ہند میں آئے تھے اور غریب لوطین میں جبکہ اجمیر صدر دین عجیب کہ جہان مجروح و زوی انکے  
 گذر ہوئی خواجہ بزرگ بذات وادب و دل افروز ہوئے اور دعوت اسلام کی کی اور اس شہرہ سے  
 کہ بوجہ تفریق چوکیدار دن کو خدمتی ہے قبا کو کہنے کہ گنا اور اونٹوں کو باندھا شہرہ کو کر لیا گیا  
 راجہ نے سرفردمون پر کہما اچھیال مرید ہوا راجہ متھرا نے سیر لکھ راجہ کو سول کو قتل کیا اجمیر کو  
 فتح کر کے تسلط کیا خواجہ بزرگ تنہا سے کچھ نہ بولا تھا کہ دارد و دار آپ کے ساتھ تھے اس  
 مدت دراز کا لفظ لفظ شاید ناطق کرانے خواجہ بزرگ ہے اس کے منظر سے جہان کرنا ہوا

کرانے منظر

گرامات خواجہ بزرگ کو متعدد دیکھتے ہیں اور بسین اہل عرفان متحد و منین ہیں ہر گرامت آپ کی  
 ہجرت و اعجاز سے وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت پیدا اور پیدا ہے سید الطائیف عالم  
 خاص بجزق عادات خواجہ بزرگ جہاں و جہاں میں تو جہاں ہے اجیر شریف سے بیت العزم صمد  
 معلول جیسائی اہل الدنیا اور عجم سے کفر کو کافر کیا تمام جہان کے اولیا کی ساری گرامتیں  
 اس اعجاز کے پاس گنیں یہ بزرگ پیغمبر ان مابول العزم کے کیسے یہ قدرت عطا نہیں ہوئی مثل  
 خواجہ بزرگ کے کوئی اولی الامر اولیا چارہ و خالودہ دین نہیں اللہ اللہ اس اعیان میں کیا کائنات  
 ہے سے گرامتوشی سے فایرہ انخفای حال ہے خوش ہوں کہ بات میری سمجھا محال ہے  
 نیمہ شرف اور بزرگی نصیب ولی ہمدوم آنحضرتؐ ہے پھر کیسے کیا حصہ ہو سوا ای آنحضرتؐ  
 و خواجہ بزرگ کے کوئی مالک و حاکم دنیا و دین نہیں ہے۔ فافہم

فصل اول  
 بچہ گرامت

فصل اول عالم جمادات (۲) گرامت تعلیم لوح مزار خواجہ بزرگ پر عمل نصیب ہے  
 یہ بات کسی مزار امیر و فقیر عالم کو از زبان آدم تا ایندم نصیب نہیں ہے ہر شاعران لغوی  
 مشاہیر معانی نہیں ہو سکتے یا قوت زمین سے اور عمل پہاڑ سے نکلتا ہے یا قوت احرار  
 کیا اب و شہنور لوک یہ ہے شاہوں کا متمتع بوقت دربار یا قوت ہے اور شہنشاہ کا بوقت  
 صدر شہنشاہ بصدر یہ کیا ہے صبح۔ کہ خواجہ بزرگ شہنشاہ عالم و آدم ہیں اور عمل  
 یا قوت سے صاف و شفاف و رنگین و سنگین ہوتا ہے اور عمل بے لال ہے آپ چشتی عمل  
 شب چراغ ہشتی ہیں یہ رنگ جیتہ آل عبا ہے اور صاف و شفاف ہونا تعبیر بصفت ذوات  
 ہے اور سنگینی دلیل حکومت دینی اور عمل ہو جسے سزاواری سلطنت ظاہری و باطنی  
 حضرت خاتون جنت نے عرض کی یا رسول اللہ یا قوت بوقت ہے دیکھا حضرت علی سے  
 زمین باتیں کرتی ہے آفتاب نے سجدہ شکر کیا اور فرمایا بشارت ہے تجھ کو آل قیری پاک

گرامت (۲) گرامت

اور خاوند تیرا سب سے بہتر ہے نوید ابدی ہو چشموں کو کہ یہ امت آنحضرتؐ و جماعت خواجہ  
 بزرگ، مین مین جو نبی الثقیلین و قطب کونین خاتم سیدی و سرداری مین جیسے امت  
 منجھری کو سب امتوں پر شرف ہے ویسے ہی جماعت چشتیہ کو گراما زاد مین جیسا کہ  
 کا حق ثابت کیا جاوے گا۔ (۳) کہ امت جو اہر یہ کسی شیخ نے اصحاب جلسہ سے فرمایا کہ  
 رد آستانہ خواجہ بزرگ نسبت جو اہر ہے خادم شیخ کو طمع دانہ لیکر ہوئی اور وہ حاضر آستانہ  
 خواجہ بزرگ ہوا اور زیر آستانہ بنو نہ ہے اس مین بحر کنکر کے چھ ندیاں بہا لیکن پچھلے اُس نے  
 ایک مٹھی کنکر لیکر حاضر خدمت شیخ ہوا اور عرض کی کہ رد آستانہ خواجہ بزرگ مین ایک  
 جو ہر نامی نہیں یہ کنکر نشانی مین دیکھا تو سب کو ہر جو ہر بے بہا تھے یہ کہ امت شیخ  
 موصوف اعجاز خواجہ بزرگ ہے سہ فکر ہر کس بقدر ہمت دوست۔ فرمایا آنحضرتؐ  
 دامن کی اشیاء کو ساتھ یہاں کی چیزوں کے قیاس نہ کرو اور فرمایا جنت و جہنم میدان ہے  
 تمہارے ہی ریاض سے ریاض ہے اولیٰ ع بندگی انہار و اشجار و مکان و سامان و حور و ملک  
 مین علیٰ ہذا ظاہر ہے دوزخ مین بد و کفر و مہمپ لہو آگ تیز پانی گرم صورتہ افعال مین۔  
 اور فرمایا زاید باتوں سے دل تہرہ ہوتے مین اور بات پتھر سے ہی بدتر ہے ظاہر ہے کلام اللہ  
 و اہل اللہ سے دل نرم ہوتا ہے اور حکم قول مردان جان دار و بلکہ جہان دار ہر سخن در پرستیم  
 قولہ قل لای تمنا قلیل کم قیمت نہ خرید و اور منزل معالی اصولاً و عقلاً و نقلاً منع ہے حضور فرمایا  
 وہ جلسہ خرید و فروخت جو اہرات نہ تھا پھر ذکر جو اہرات سے کیا تعلق قرینہ پر ہی نظر نہیں ہے  
 مہ نظر تو مطلب ہے مین چہ میگوریم طبعی را چہ می سراید۔ بی کہ جواب مین چہ طرح سے ہی نظر  
 آتے مین علامہ ازین یہ بھی نہ سوچا کہ اہل اللہ جو ہر نہ نہیں اہل لکے رد آستانہ خواجہ بزرگ  
 حقیقی کا ذکر نہ مجازی کا جیسے وہ جو اہرات حقیقی کے نظر نہیں آتے ویسے ہی ان کو

نکات اخلاقیہ



از باب اول

ایک چار پر نظر نہیں ہے جیسا کہ ظاہر نظر آ گیا ہے نگر خواہر ہو گئے تھے باوجودی کہ خود راہی خیال  
 نہ رہا ہے اور خیال خدا خودی نہ رہا میں ہے اور خودی خدا بخدا ہر شے لاشے کا و خود خیالی ہے جو اس  
 کائنات سے کائنات کی خام خیالی ہے و خیال خستہ مخدوم کا بہتر تھا اور خیال خام مخدوم کا بہتر تھا  
 حق و باطل چنگا و خامی میں ہے نتیجہ خامی کا ناز ہے اور چنگی کا نیاز ہر ایک بہ ناز خود شمع  
 ہے کوئی دل میں ہے کوئی ذیل میں منافق کی یہی نشانی ہے کہ اور کو ناز کی تیز نہیں ایک نشہ  
 در بندہ پر ہے ساہو تہ۔ اور جاسے خاشو نیہ مجسم شیطان ہے جو لوگوں کو تیز سے کراہ  
 کرے۔ ناز سلطان نہیں ہے تنقید و عدا و وعید کی کونسی نماز پر ہمارے حق ہے اور کونسی نماز کا  
 ہے پر ہمارے حق ہے بانی بحث طول و طویل ہے بسم اللہ ہی غلط ہے۔ حلوہ خورد و زار و دی باہ  
 یہ بات ہی جدا ہے۔ برعکس ننہ نام زنگی کا فور فرید۔ یران خادم کی عقل پر کیے پتھر پڑ گئے  
 تھے وہ یہ نہ سوچا کہ رود و نوی میں پتھر کا ہونا چاہیے نہ خواہر کا منسلک منسلک ہے گا کیا منعم  
 ہے ساعت اطلع سے آنکھیں پتھر گئیں ہے طبع بُری بلا ہے بفرض طبع خام خواہر ہو کر  
 پر یہ تو سوچنا ضرور تھا کہ توکل و چوک پر مقرر ہو گئے کہ جہاں زرد خواہر ہونے میں بند و بست  
 ہوتا ہے نہ امید کا پروانہ نہ نفیر کی پروانگی مجھ کو کون لینے دیکھا ایسے آنکھوں کے اند ہے ہنسے کہ  
 پھر لے کون ہیں۔ ہمیں تم میں جہالت و حماقت و سفاقت و ظلمت غماصر اور مجسم شیطان  
 کے میں اور جہاں اسکی سچو من دیگر نیست ان شیطاں گندہ ماتر اسٹ کا ٹکے اور کون کو  
 یہ سچو من کہ بفرض حرص خادم جو دمان بند و بست نہیں ہے تو کسے چوڑے ہو کر  
 اور نصیحت پر وجہ قلت کے ہے نہ کثرت کے میرا کہ طبع بہر و تقدیر جو اہرات سے خالی اور پتھر  
 پر ہو گا نگر وہ جسے بندہ حرص و طمع اور واد سے امت کذب و گمان بغیبت شیعہ جو تہر تہہ نہ  
 بخندوری شیعہ خواہر میں۔ اہل دغا کے و حیا میں ماتر کا لے اور دین میں۔ سیاہ ہوتا ہے

کون شخصیت کے غلام پر کیا ہنستے ہو خود اپنے پروردگار کوئی چور سہارا کوئی جوار  
 غیر غرض گناہ سے بڑھ کر صورتوں گناہ سے کیسے شک سے روزہ توڑا کسی ہنس کر نہ بایستہ  
 شکر کہ یا خود سے بخت تو شکست روزہ میں سے نہ اشیای حرام و حلال ہیں اس جواعت عقائد کی  
 امام سفیانہ محبت الیقین کہ خادم نے قول شیخ کو کہ وہ کذب تھا سچا ایمان نبی تصدیقہ کل ان جہاں  
 و تکلیف لال مالی کو اٹھایا یا پانڈاری اور یقین خادم کا علم اسکے عمل سے ثابت ہو غور فرمائیے کہ  
 شیخ کو جو چاہئے اور جو چاہئے کو چہ چاہتا ہے اس کے ایمانی ہے اور سچا ایمانی میں یقین کا کیا کام ہے  
 وہ تمام علم اور عقل سے بے نصیب ہیں مگر یہ سفیانہ لاکھ ہو گوگون کو فریب دیتے ہیں اور غرض  
 ایمان و یقین بتاتے ہیں ایمان کا تعلق حقیقت سے ہے اور یقین کا علقہ نقصان سے ہے  
 قائم رہا ایمان و یقین سب کا حاصل ہے علم الیقین یہ ہے کہ کون کون سے علم سے کہ وہ جہل سے گزر چکا ہو  
 جبہ نقصان سے قائم رہیں ہو تا زراعت تجارت لازم سے کچھ جان کر انجان بخاشتم ہیں  
 یہی امر سب مشکل ہے اللہ تعالیٰ تکلیف بدنی و مالی فرض فرماتا ہے ف ناظرین متفكر انفساء  
 کہ جو فرائض کو عمل سے علم و عمل سے ایمان میں نہ اور ذکر الہی کا رحمت ساتھ ایسے اقتباس کیے  
 نہ ساتھ زعمت شاعری کے نسبت تران کے جو کوئی بات سوچتی رہو ہی انوت ہو جانی سے ظاہر  
 ہے کہ انفس عی معرفت ہو اور فہم رسا مسرور و فہم میں ساتھ مصنف شاعری اور راگون کے  
 متوجہ ہو جائیے اور اعتقاد کر امن کا نہیں رہتا بزرگی ذکر کی اور بزرگی بزرگوں کی دونوں بالائی  
 طائر و لایہ ہوتی ہے کیا اچھا شعر خواہ اور اس قول کی راہ ہست خود ہے اللہ تعالیٰ انفس  
 کہ سب شک ادب فرماتا ہے کہ آپ سے یوں فرمائیے یا ایہا الدین یا قن یا ایہا الرسول یا طے و لایہ  
 کہ بزرگ محمد احمد فرمایا ہے ہر شے میں محمد احمد سے ہزار بار بیشویم زبان نہ شک و گواہ  
 ہر زادم کو یقین کمال ہے اور ہست یہ ایسے ہے اور ان سے لایہ کہ یا قن یا قن یا قن



نورانی و نبویہ - در در نیاز شہید می عاشق رسول بعد سے کے دیوان  
 سے ادب انہوں نے نگاہ رکھائیہ نازل نہ شاعر نے ولی نعت گو ہو سکے۔  
 رحم ناسور ہو کر بہا ہے قحط سالی و طاعون عام ہو اسے یہ اسی شہادت اعمال کا  
 اسد اس روح ناچیز کا فرض منصبی و امر بدردی ہر مسلمان کا ہے جیسے نکاح  
 بیوہ کا مہلح ہے جو کرے تو ثواب نہیں جو نہ کرے عذاب نہیں چونکہ ہندوؤں کے اعتقاد سے  
 سنت نکاح کو بخیر و محبوب ایجاد کیا نقل ہی کے خلاف نہیں عقل سے بھی مخالف ہے اگر کہ  
 کس شہرت سے عقد کرتے ہیں یہ مقام غیرت و نبوی تہامیوہ کے عقیدین پر غیرت کمال سے آگے  
 سارنگی محبوب تمام مرغو کیوں کہ یہ غیرتی کا طول ہو گیا شاعر نہ موم محفل مدح محمودہ پہلے  
 کہ شریعت کا پر وہ ہو گیا بمقابلہ علماء و فقہاء و سفہاء اپنا جلتے قائم کیا جو اسکے انسداد میں  
 سعی کرے گا وہ بھی منت ہے اور جو اسکے رواج میں کوشش کرے گا وہ شیطان ہے ایجا  
 سنت کا ثواب جملہ عبادات سنت زوائد مستحبات وغیرہ سے زائد ہے۔ ظاہر ہے کہ جملہ عبادات  
 و ثواب بڑے کم درجہ ہدایت تبلیغ رسالت ہو جو کوئی کوشش انسداد میں کرے گا بقدم انبیا مستحق  
 ثواب انبیا ہوگا اور مرتبہ اوسکا صدیق و شہداء میں ہوگا اور جو اوسکے اجراء میں سعی کرے گا وہ بہ  
 شیطان مستوجب عذاب شیطاں ہوگا ہدایت کرنا رحمانوں کا کام ہے اور گمراہ کرنا شیطانوں کا  
 کام ہے۔ نہ بد و نہ خیر کوش اسے باصفاء و لیکن سیف الزمرہ مصطفیٰ قیام ہو و نہ ہر  
 میں آقا قانا کا قیام ضرور ہے۔ کیون عقل و دین کے ماتم ہو کر تیجے پڑے ہو تو لہ انحضرت  
 کا زمانہ اندک ہے اور ایک آن کا حضور بھی ممکن ہے۔ اگر تو عزیزیات و نقشبات مطلوب ہیں  
 فصل دوم عالم نباتات (۴) اگر امت زمانہ و حیدر کلیں جب سفر سے بچد منت  
 انحضرت حاضر ہوتے برائی نذر شاہزادگان میوہ لاتے اور حضرت جبریل جب حاضر ہوتے

کرم و روح طاعون  
 شہادت  
 زائد  
 مستحق  
 انبیا  
 شیطاں  
 عالم  
 نباتات

تو بہر زلف و چہ کلبی نظر آتے۔ ایک روز آنحضرت کی گود میں حضرت امام حسینؑ تھے حضرت بصریؒ  
 آئے اور کچھ مہرہ نذر کیا حضرت امام حسینؑ دیکھ کر کلبی کی حبیب و دوست ہونے کے حضرت بصریؒ  
 نے بعد معلوم کرنے کے مانتہ طرف آسمان سے کیا اور انار بہشتی نذر کیا خواجہ بزرگ کو وقت حضرت  
 بسند و دل بہت آنحضرت نے بھی المیہ بیداری انار بہشت عطا فرمایا یہ انار لوح طلسم  
 تھا برای نام سن لیا کہ خطاب خواجہ بزرگ کا عطای رسول ہے اس سے کچھ عرض نہیں کر  
 کیا کام عطا ہو گیا اب بے تک سمجھے میں اور اب کیا سمجھے انار یا قطبیت یا صوت مطہر  
 یا نصب صفت یا علیت کہ وہ وصف عطا ہے فرمایا آنحضرت نے جو شہر وادے کو استفاد کیا  
 کہ سنتے اور کہتے اور وعید کذب کی لعنت ہو جو ضد رحمت ہے اور ذکر برای رحمت کے ہے جو  
 ذکر بطریق ذکر نہ ہو گا رحمت ہو گا طریقہ ذکر کا یہ ہے کہ اوس سے اقتباس کیا جاوے نہ یہ کہ  
 غریبیاں و نعمات کیا جاوے یہ انار دو زمین جہان سیر میں عالم خور وین آدم ہے بالغ نظر  
 علوم انار کے گوشوں اور پہلو اور دالوں سے دانائی اقبالیت و ولایت و ملک اصیابی و معالی حال  
 کرشمہ میں ہر ایکہ کرامات میں ہزار ہا اعجاز میں ہر قطرہ باران کرامت خواجہ بزرگ کا سند  
 خرق عادت ہو۔ سمندر بہت سمندر ہے۔ گلستان کند آتشے بر خلیل ہا اگر وہ بے باتش جو  
 زاب نیل پہ پختہ مغزان عشق در و شند باخون عقل سے اعجاز خواجہ بزرگ کا تعلق ہے۔  
 نہ اہل مبالغہ و سبقتی سے اولایت افضل من النبوت خواجہ بزرگ ولی ولایت آنحضرتؐ  
 کے ہیں۔ ولی مشفق ولایت سے ہے ولایت محمدی ایک درخت ہے جسکے ثمر نورس خواجہ بزرگ ہیں  
 (۵) کرامت شجرہ۔ جملہ امور ضروریہ زمانہ مستقبلا باخبار و آثارناضیہ لعل النبی و فہم ملکات  
 ثابتہ میں آنحضرتؐ نے برای آزادی صحابی جو باغ لگایا تھا اس میں ایک نخل کی داب حضرت عمرؓ  
 کی تھی وہ بار آوروا آنحضرتؐ نے فرمایا اس درخت کو سے دابہا حضرت عمرؓ نے عرض کی کہ میں

تو بہر زلف و چہ کلبی نظر آتے



اگرچہ بھینسین کے لئے منہم بھود خاص کے اور فقہین کے لئے ابھر چکے ہو خشاک و سخت گرمی کے سبب  
 دیکھئے۔ اور کسیرین کے لئے بھی شتر نہ ملو کہ اور معلوم میں میرزا علی قلی خان کی جیب راجہ  
 اوٹون کی بھرک متی اب خواجہ کے فقیران کی خانقاہ ہے اس مجاز کی سید حقیقت پر اس حقیقت  
 کیا حقیقت ہے کہ اور پھاڑے سخن شناس نئی ای پس خطا انجامست (۷) کرامت  
 اسدیہ۔ پہلے عہد علاؤ الدین خلجی سے جہان اب درگاہ شریف ہر بن شیرون کا مسکن تھا۔  
 مزار پر انوار خام تھا۔ اہل سنت جہ پڑی چلے آتے تھے مرغ چار مزار شریف پر چڑھتے اور جہان  
 درخت برنا ہے قربانی کرتے اور میتقانی بوقت رخصت منت داؤن کو برائے جو تر کا دیتا تھا یہ  
 قدیمی بات ہے۔ لات جو کہ سنتو کہتے ہیں جو لنگہ کہ شریف کا ہے۔ اچھا جانور قربانی اور جو ہے  
 سہ سالہ کہ کھتہ میں اور میرزا حررہ اور پھاڑ نذر کو کھتہ میں وجہ تسمیہ اجیر کی یہ ہے  
 فصل چہ چہ عالم عنفرا ت میں۔ چونکہ عنصر چار میں نمبر دار تو برین عنصر خاک اس عنصر  
 نشوونما ہے۔ اور زمین تحت لطیفہ اخفی ہے۔ پس تحت لطیفہ قلب و نفس ہی ہے کہ کو کہ اخفا قلب  
 جلا لطیف ہے اور یہ ہی لطیفہ نفس ہے۔ (۸) کرامت تیسری۔ مزار پر اولاد خواجہ بزرگ اجیر  
 شریفین ہے اور رودہ منورہ آنحضرت مدینہ مقدسہ میں۔ سو فوٹان مزار شریف اقلیم صین میں  
 سو ای مان دولون مزار متبرکہ کے چین میں کسی نبی و ولی کا مزار نامی اگر اسی نہیں جہاں مساجد ناب  
 بیت اللہ میں۔ مگر مسجد نبوی ناب خاص بمنہ لمہ منہ بک ہے جیسے اسم ذات اللہ و صفتہ جہاں  
 دیگر مساجد مثل رحیم عام میں مزارات اولیا ناب عام مزار شریف آنحضرت کے ہیں اور ناب ناب  
 خاص مزار خواجہ بزرگ ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمیں ہے ہر مرد و عورت پر یہ علم سفینہ میں  
 نہیں ہے یہ علم تو عید و معرفت ہے جو سینہ بہ سینہ لب لباب اور فرمایا طلب کر و علم کو اگر تم میں  
 دم ہی نہ ہو دلی نقول آئی ہواری ظاہرہ و باہرہ باور سفت جہاں سید جہاں مرکز کیا باز تدریس کے

کرامت چہ

کرامت چہ (۷) کرامت چہ

(۵) کرامت اخیر احمدیہ کو بی سپارہ بکالت نمودید بخشنور خواجہ بزرگ حاضر ہو کر لین فرمادی  
 ہو اگر انداختا ہے عظم الغیبت ہے اور حضور پر دشمن ہے میں نہیں عرض کر سکتا کہ کیا گناہ در حق  
 مجھے ایسا نازل ہوا ہے کہ جسکے مقابلہ میں نظام حکم میری جلا وطنی کا ہوا ہے۔ بندہ ہر دم عطاوار ہے  
 یہ کہ کیونکر عرض کروں کہ وہ امر معنوی باطل اور یہ حکم ظاہری حق ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ یہ  
 میر خلیفہ و متوال سفر سے قاصر ہے اور بے سپارہ و پناہ حضر میں عاجز۔ نہ پای رقت نہ جای ماندن۔ از کد  
 خود پست جان بادل نالان میدان ملک مجازی سے بدر بار مالک حقیقی و ادخوان ہون سے آپ میں خواجہ  
 حسین الدین حسن مدد خاص اولاد نبی و آل پاکہ بخشید۔ آپ فقور جہان ہوا در خاقان زمان و عظم  
 کرامت ہے حاکم ہے سید عالم و محقق۔ خواجہ عثمان کی خاطر خواجہ نطیل الدین کے۔ کون ہے فراموش  
 میری کا جز نشا و زمیں۔ چاہہ کنہہ را چاہہ در پیش۔ اور تیر دعا علی مفسر لیکن ذی شان خواجہ بزرگ  
 ہر وقت اجابت پر پہنچا اور حکم گوئی سے گریز کے نشانہ سم تھا ہوا۔۔۔ ناظرین غور فرمادیں کہ یہ تیر  
 کی تقریریں نہیں ہے۔ غایت عرض نہایت عرض یہ ہوگی کہ مجھ کو حاکم ناحق شہر بدر کرتا ہے اللہ تعالیٰ  
 سے براستاد آپ کے معافی چاہتا ہوں یہ مسکین اس عزای سنگین کا تحمل نہیں آپ کی توجہ سے نجات  
 پاسکتا ہوں اگر یہ عبارت کے مستعملین و احباب سے مگر تقریر تیر تحریر میں نہیں ہے وہ مطلب موجود ہے  
 آخر وقت و بلاتین سے مطلب نہیں بدلتا اور جو اختلاف سے خلافت ہو وہ کسی ہی عبارت ہو سراسر لغو ہے  
 عظم و شرف کاداب معافی اور وحدت معنی سے خارج ہونا نہیں چاہئے۔ عام ہے اس سے کہ کسیدہ سے  
 مسئلہ اصلی امتدالی ہو یعنی اصل مطلب سے جو ذکر کرامات سے مقصود ہے طبیعت سامعین کی مبرقع  
 ہو اور لفظی اور شاعری میں ترفع ہو اور موقع اقتباس کا ہر جاد سے۔ ذکر کرامات گل بجادی نہیں ہے  
 خوش شاعری اور طوالت پسند یہ ہوا ہے ذکر دین میں مدعا فکر ہے غور فرما ہے کہ ایک با شہر خط سبقت  
 ضمیمہ نہایت عجیب جسکی صورت کو دیکھ کر دل سنگین یا منہ موم کے نرم ہوا اب ایک شعر الگ کر کے

(۵) کرامت اخیر احمدیہ

کا نور جوئی بہر کمال ازاد کیفیت بیقرار و اضطرار جسکے دیکھتے سے خراج شکر و تحسین ہو۔ وہ نور  
 غزل لکھی بہر خواجہ بزرگ کے قدموں میں سونگون ہو کہ مثل ایوان ہزارا سنگار و چراغ و ہر چیز مقصود  
 خواجہ شمس رحمان صیبت تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ ایک فقرہ فقیر اور ایک غزل حبیب بن علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمائی  
 بجائی رحمت رحمت کیوں نہ ہو یہ تو ایک ادنیٰ گراہی ہے اسپر قصہ میں پلاوت خواجہ بزرگ نے فرمایا تو  
 تھے۔ فل جہاۃ الخی نور الحق الباطنی۔ ایسی نقاشی ہے معنی و شاعری کی لیتنی سے فریب عذاب  
 سبالتحریری نہیں ہوتا ہے بلکہ مستوجب عقاب لغت بھی ہوتا ہے۔ تو وہ بالحدیث و حدیث لا الہ الا اللہ بزرگ  
 مستقیم و امرا لا الہ الا اللہ شریط ذکر سے یہ امر ہے کہ چوتھے اور شاعری اور بیفادہ بات اور زاید کہہ سکتے  
 بہر کمال کیا جادو سے بے غسل کی غار حرام ہے۔ یہ وہ صفیہ صرف بہ نظر خیال میں سیاہ کسمین اور چٹکا  
 بہ خیال ہے کہ خواجہ بزرگ کو مشغور و بجای وطن یہ لوگ متفقہ فی حال رد جوہ و اعتقاد کر گیا۔ چھوڑ  
 ایسے جہاں کے لئے ویسے ہی سفہا ندرہ میں سے گر آپ چاہے نصرتی نہ پاک ست + جو دہرہ ہوتی  
 چہ پاک ست + اللہ تعالیٰ ذکر اہل سفہا سے محفوظ رکھتا ہے۔ ذکر ستاد کو نصیب نہیں ہے اور  
 جو کہ دعویٰ قیام وطن ہے اس واسطے بہ عنقریب خاک تحریر ہے آدیاں گم شدہ ملک خدا کو فرست  
 جیسے مقدمی دیبہ نام (از) کرامت ارضیہ۔ زمانہ قیام و جمیع خواجہ بزرگ کو حرمین شریفین  
 میں و بکلاف حق تحریر و کرامت متناہر جو کہ ایک وقت میں دونوں جگہ ہونکی شہادت متفقہ نہیں ہے  
 اسلئے یہ کہ امت قطع الارض ہے نہ نجد و امثالی وغیرہ محض کرامت تحت طیفہ سر ہے اور حجت  
 جلیلہ کی بانی سے ہے (از) کرامت کافوریہ۔ حضرت علی معہ لشکر دشت بنے آبین گذرے  
 اور اہل لشکر تشنگی سے جان بلبہ ہوئے وہاں دیرین جو راہب تھا اس سے دریافت کیا معلوم ہوا  
 کہ بجز تین فرسخ پانی نیگا یہ سنکر سب بیتا رہے حضرت امام علی نے فرمایا کہ فلاں جگہ کھودو  
 جب کھودا اسلئے پتھر کی نظر آئی۔ حضرت نے اسی جگہ پر زمین کو شہد اور خوشگوار

مختصر اول تذکرہ

مختصر اول

نیکو سب میرا بہنوئی ہے۔ راہب اس آیت کو دیکھ کر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ناموسات اگر ایسا ثابت ہے کہ حیت میں ایک چشمہ کا ذریعہ ہے۔ ہر نبی اور وحی کو یہ کرامت دی گئی ہے کہ زمین سے جہاں چاہے پینے لگے۔ آپ کو ان میں حضرت امام نے فرمایا کہ میں وحی ہوں۔ راہب نے ظاہر میں کی کی اور کہنے لگا کہ میں کلام کو مسلمان کیا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسولہ اللہ۔ علیہ السلام۔ اور وہ راہب نا شہادت سے سنا نہ رہا۔ وہ اسی چشمہ کا نام زعیبا ہے جو سنا نہ اہل اللہ کے مخصوص ہے۔ زیر



آستانہ خواجہ بزرگ جو من آب بنام جمالہ مشہور ہے۔ اکثر ایام گرمی میں خشک مٹی پانی کی ہوتی ہے اور بعض سال آٹھ کر بلا ہوتی ہے تمام شہر جمالہ سے سیراب ہوتا ہے۔ راقم یہ سناتا تھا کہ جمالہ میں ایک گڑھ بقدر گڑھ باغیچہ کی طرح ہے اس سے سب پانی بہرتے ہیں۔ بحکم عقاید کرامت اولیاء کی حق ہے۔

وہ روزی عقیدہ سلسلہ چشتیہ عمر بندان تھا۔ گوشہ نہ تھا بے شک کسب یہ تہیجی اتفاق ایک سال راقم حاضر آستانہ تھا اس سال پانی کی کر بلا ہوئی چاہے وہ غالب سے خاک اڑتی تھی اور ہوا ٹپکنے اور دگیوں میں آگ بستی تھی شیشہ کان سے جو پانی کچھ کر دگی میں آتا تھا وہ دیر بہر کشید ہوتا تھا ہوا میں وسعت دگی اور نہ آگ کے جھوم اور دہم تھی ایک دو سے بڑھ کر گہرائی لڑائی جگہ گڑھ ہوا تھا بڑی وسعت و مشقت بعد گذر نے مدت اور طے کرنے عرصہ کے خدا خدا کر کے پانی آتا تھا اور چہ میر پانی بند رہتا تھا اور جمالہ سے چھوٹے پیر پیر سے پانی بہرتے تھے راقم میرا گھنٹا تمام روز جمالہ پر بیٹھا رہا۔ جو جو فحشین کہ حاصل ہوئیں وہ بیان سے باہر ہیں بچاؤ کے قطع نظر ان نعمات سے بڑھ کر کہ شک اور ریب کی تحقیق یہی ہے۔ نلسی اپنے رام کو بچھو بچھو کیج۔ سیدنا امانت ہے کہ یہ تہیجی ہے۔

واللہ اعلم۔ اور یہ تہیجی اور درایت ہے۔ جو کچھ ہے وہ رویت ہے واجب اندک میرا مورد ذیل میں۔

(۱) سیر پیران تو خوارین بہت۔ محنت زاید ہوا اور عرض و طبع لی سیر پیران کا کم ہے جو دوش و دل آواز ہو گا۔

آند درخت جو ممکن نہیں کہ کٹکٹش ہو بلکہ ہشت و مہشت ضروری ہے خدا عسکر الہی دیگر فرزند شعیب  
 باوقات گرمی و سردی جبکہ بگڑے تنگ ہو اور مرد و عورت بچے لڑکے جو ان ہندو سالیان اور  
 وندھن و شریف سب کا ہنگامہ ہو مگر کیا مجال ہے جو ذرا ہی شور و شہر ہو ایک درخت کے پتے بات بگڑنے  
 کر آٹھانہ باہم درمیش سن نہ ہمدگر گوش حس خرق عادت میں عقل کا کیا کام ہے دخل و مقولات سپہ  
 مقولات میں قدرت خدا نظر آتی تھی برای العین کچھ ایسا نظر آتا تھا کہ یہ سیریاں بالکل خالی پڑی ہیں  
 نردبان آمد درخت ادھر ہی ہے جسکے ذکر کے لئے نہ حرف میں نہ صورت (۲) بہ نسبت سیریاں کے جو  
 چارہ کی وسیع ہے جو نہ محض اجتماع سپکا ہے بلکہ اعتدال بہت ہی ترنگہ تو سب علیحدہ علیحدہ ایسے  
 کمرے ہوتے تھے کہ سب آدمی لائین باخراخت پھر تھے چلتے تھے کیونکہ چند آدمی سے زیادہ کیونکہ  
 نہیں چوتے تھے (۳) درمانہ چاہے بہ نسبت اس گڑھ کے ہزار حصہ فراخ ہے چسپ چاروں طرف سے پانی  
 بھرا جاتا ہے اور طرف آپ کش بہ نسبت آبخورہ کے نہایت بڑا ہوتا ہے جو کیوت چاہے پر معمول سے زائد  
 لوگ زیادہ ہو جاتے ہیں تو باہم تکرار ہوتی ہے کہ ہم پہلے آئے ہیں بہت دیر سے کمرے میں اب ہمارا پیسہ  
 اس گڑھ پر کہ ہو بقدر کٹورہ کے ہے آبخورہ سے پانی بہرتے ہیں اور سبوتہ کے بہرنے کو دیر ضرور ہے اور  
 آبخورہ بہر اور سبوتہ بلبل ہوا آریا بہر گیا تو باخراخت بہرتے تھے جو یہ بات نہر لی تو جوارہ نکسا آنا کجا  
 شکر بہر ہزار دن آدمی کا جمع رہتا (۴) وہ حفر جیسا لبریز تھا دیسا ای لبریز لگا کی دریا کی رہتا  
 خواہ بہر و خواہ نہ بہر و عقل اس بات کو چاہتی ہے کہ جب آبخورہ اس سے بہر اجاڑے یا کٹورہ خالی نہو  
 لبریز ہی رہے کہ وہ بلبل ہی رہتا تھا (۵) نہ میان لگاتے لگاتے اور نہ پانی کی سوت کا شکر  
 بیفتن چشمہ رستہ تمام سطح جوارہ خشک ہو کر اس کے برابر جو دوسرا جوارہ آڈہ پڑا اور گرا ہے بہرنے سے  
 نہ گئی جو اور نہ بہرنے سے زیادتی ہو بارہ ماہ جوارہ جاری ہو اور یہ سال رواں ہو اس صورت میں  
 اور اس چشمہ کا جاری ہونا چاہئے کوئی نہر ہی جاری نہیں نہ نقصان ہے نہ طغیان خطا چشمہ کا



حاجت ہو چیب و زجیب ہے جو ضرورت ہوگا فوراً ہر آستانہ خواجہ چشتیہ پیرائے ہشت سہ (۶)  
 چار ایک چودہ دوسرے حصہ میں پانی جمع ہوتا تھا اس سے سقے مشکین بہرتے تھے (۷) ایک سال  
 انگریزوں نے انجن لگا کر اس جہانہ کا جو گرمیوں میں خود ٹوٹ جاتا ہے صاف کرنا چاہا پانی نہ ٹوٹا  
 لاچار ہو کر چوڑا اور مستر ف ہو گئے کہ خواجہ بابا کی کرامات ہے ف اس کرامات کو کیسے نہیں  
 کہا کیا کہ یہ نہ ذکر طول و طویل ہے اور اسمین چونکہ وہ مشہور بزرگی خواجہ بزرگ ہے انکی بزرگی کی  
 اسمین گنجائش نہیں یہ تو وہ ذکر لکھیں گے کہ جبین برائی نام دو ایک سطر ذکر کی کہ اسکی تفصیل کی جگہ  
 اور غزل لکھنا ضرور ہے اور مشہور تر کرامت خواجہ بزرگ و بزرگ تر خرق عادت یہ ہی کرامت ہے یہ ہی  
 نذر اسمین نہ تو حجت کی گنجائش ہے نہ انکار کی سچا عت (۱۳) کرامت بجز یہ - جیب خواجہ بزرگ  
 دریای اکت گزرے اوسکی روح سے سوال کیا کہ کیا تجھے کوئی مرد خدا گذرا دے گا کہ کما کہ ڈمائی  
 دو پہلے پورے گزرے جسے ایک عبداللہ بسطامی میں اور آدھ آپ ہو - نزدیکان را بیشتر چرا  
 خواجہ بزرگ کو اس امر کا خیال رہا جبکہ عبداللہ بسطامی بخد مت خواجہ بزرگ برای غلامی حاضر ہو گئے  
 آپ نے بعد لاحظہ فرمایا کہ جھکو استقدرد و سوری کی جو تمہاری تلقین کو چاہئے فرمت نہیں ہے - اگر  
 قطب صاحب گوارا کریں تو ادنسے طلب کرو چنانچہ خواجہ قطب صاحب نے غلامی میں قبول فرمایا اور  
 یوقت وصال یہ نصیحت کی کہ الین قبر میری یا میں قبر شریف خواجہ قطب صاحب کے ہو چنانچہ یہ ہی  
 صورت موجود ہے سر آپ کا نہ پای قبلہ حقیقی ہے عالمگیر نے قطب بدلاتھا مگر مزار و سامی رہا  
 ارادت و کرامت وہ ہے کہ عالم بیات و محات برابر ہوں ف اس کرامات میں نہ تو تضمین ہے  
 ز غزل - سخت قافیہ تنگ ہے - یہ کرامت ہی قلم انداز ہے مبائین کی تو ہستی ہی کیا ہے جو دم مارین  
 با نفین کا انکشاف نیست و بالود ہے جو ڈمائی با جہر ہے وہ جانے (۱۴) کرامت سچا یہ - باتنا  
 خواجہ بزرگ ایک جگہ ہے اوس جگہ جو اہل دل دعا کرے بارش ہوتی ہے ف قریب و رخت کرنی ایک

(۱۱) کرامت بجز یہ

(۱۲) کرامت بجز یہ

خواب پر اظہار جمع ہو کر دعا بارش کی کیا کرتے ہیں شاید یہی جگہ ہو اور بالیوں میں ایسی دل کے  
مقرر ہوں نہ جلا اقسام کی حاجت ردائی کے واسطے جدا جدا مقام مقرر ہیں جنکو ابن العربی  
جانتے ہیں دیگر ذات شریف عنہما ہر جو اس تحت طہیت لکھی ہے (۱۴) اگر امت سراجیہ -  
مردم سید الطالیف خاندان چشتیہ کے خواجہ ابوالحاکم چشتی شامی میں آپ کا حرارہ راوا شام  
سرمیدان ہو وضع حکم میں زیر آسمان ہے سر شام بر سر البین تربت بابرکت ہو این مانند گیند رو  
کے خداداد خود جو جزا رخ روشن ہوتا ہے صبح صادق کو زیادہ ہوتا ہے اگر گیتی سر  
باد گیر و چرخ مقبلان ہرگز نہیں دلت بدر بارعام بالائی مقام بادشاہ دن کو علم اور شب کو  
روشنی نشان دولت و حشمت کی جو کرتی ہے یہ تو گہرا گہرا رات کو چراغ جلتے ہیں - گہرا شامی  
ساحب تخت و تاج ہے چرخ مغلسر محتجج کو کیا نسبت اور حبیب دنیا کی روشنی کے محتاج ہیں  
نتیجہ کی روشنی کی کیوں استیلاچ نہیں - روشنی انورہ اسی سلسلہ سے ہے جس کے شاہی چراغ  
روشن ہے - (۱۵) اگر امت حبیبہ حضرت علیؑ کے زکوانہ طہانی نرات کی شکایت کی  
آپ خود تشہید لے گئے کچھ اپنے عمل نہیں پڑاوری نرات اگر گمانت مبالغہ کی قدر مانی ہے  
یہ انجاز اسوا پہنچ گیا کہ ان انجمن خوانوں کی بڑی کتابان مکہ مدینہ میں ہے درندہ شہر انجمن  
ہست مدہ موقع تھا حضرت موسیٰؑ امجد و نسل کا قصہ قرآن مجید میں موجود ہے حضرت علیؑ  
عمر اپنے اشارہ کیا تا اور حضرت موسیٰؑ غنی سے کام لیا تا تصنیف ہی اول اُمتی جو سید امیر  
بیان ہوا ہے چاہے رہے شاعر نہ جائے راقم نے انطباق باعجاز حضرت علیؑ کیا ہے اس میں جو  
اُمتی راہ میں بخدا ان کے حیات باب و ہوا واحد ہے ایک شخص نے خواجہ بزرگ سے التجا کی کہ  
میر نے پسر کہ حکم نے ناحی قتل کیا ہے اس صدمہ سے میں بیتاب ہوں خواجہ بزرگ کی شہادت  
پر تشاہد نہ گئے سرور زندہ ہو گیا ت شہر اے اب براہ خطاب کی کہ نہ سمجھ کہ آپ قلم برون ہند

بابت اول نمبر

بابت اول نمبر

سے تا مرد سخن گفتہ بآستانہ حبیب و ہر شرفی شرفی ہوا۔ کیرن اپنی ناقابلیت پر قابل و گو  
 گواہ کیا۔ انکار کمال برای داد کا ملین کے ہوتا ہے نہ ہر تعریف جہلا کے نادانوں کی تعریف ہے جو شیخ  
 سے۔ اور نادانوں کی جو شیخ احمق تعریف سے کہ وہ جو ہے خوش ہو تے ہیں۔ اسے نادانوں کو کیا  
 آیت نفخت فیہم بن نہ قرأت قم باونی کر است و عمل کی تیز بین کیا یہ مطالب ہے جہاں اپنی اور  
 گنڈا گوید عملیات کرامات ہو جو جن اور عامل ولی بخاویں مہر تکرار و تاکید اسوا سے ہے کہ شہر کی  
 شہر کرامات سے برتر کر و انجام اسکا بر اسے سے کس نیاید زیر سایہ پوم + در ہما از جوانی و شہر مند  
 و ہا ہا کہ است میسائے۔ کسی زار کے بچے نے در گاہ شریفین پیش کیا وہ حرکت کیا۔ اور سے باقی  
 مردہ کو یابین خواجہ بزرگ رکھا زندہ ہو گیا۔ پھر اپنے بشارت دی میر سے بان وہ رہ گیا جو مسریر  
 بولی و برادر لیکہ۔ علوان فہر سے لاشہ نکال کر تار اکر پر پر پر پر دو چنچہ ایسا ہی ہوا ات بار کس سے  
 بھی است ہیاست کہ کرامت ہوئی ہے خواجہ بزرگ سے اور بخت حیات الہی ابید کرامت اکثر یہ کرامات  
 ہوئی ہیں کیسکی زندگی کے ساتھ مشہور ہیں خواجہ بزرگ کی ہزار گنا تہ سورت ہیں ہزار ہا ہزار  
 کو طری دنیا اور ترست ہوتے۔ کون ولایت احمدی سے جو آپ کی ہستی کرست خوشی اسنادی  
 و سادہ لوحی کی بات جدا ہے نبوت کیا ہے۔ کیا دیگر اقوام الہی بدارت کی باریت و ہزار حاجات  
 کے مقصد نہیں ہیں۔ شہر آتش تحت لطیفہ روح سے جو درایت حضرت زکریا سے ہے کہ است  
 ابراہیم اس سے مراد ہے روح آتش عشق ہے (۱۱) کرامت شہید شام کو ہزار متبرک  
 خواجہ بزرگ جو روشنی ہوئی ہے ہر لفظ اشعار و شہی کا قابل لحاظ ہے۔ آخر کہ شہر یہ ہے  
 الہی ہمارے نور شہید دہائی + چرخ پشیمان راز و شہائی + اور سے کہ معلوق ہوتی ہے خواجہ  
 بزرگ میر الطایفہ مخرمین۔ کوئی سلسلہ ایسا نہیں ہے کہ حسین دو سید الطایفہ ایک سلسلہ  
 واحد ہیں ہون نہ کوئی ملت مطلق نہیں اور مقید بدو طایفہ ہے ایک کردہ انہوایہ یہ لوگ

کرامات

کرامات

مخوام ہیں۔ اعمال انکا ایمان ہے دوسرے احوالی یہ جماعت خاص ہے دین انکا جان نثاری ہے  
 سے چراغ اہل دل را روشن از روی تو می بینیم + ہم صاحب دلان را روی دل سوی تو می بینیم  
 (۱۸) کرامت سبعیہ۔ بغداد میں سات فقیر ملت پوس کے نہایت درجہ کے قرائن و غایت درجہ  
 کے صاحب ریاض تھے۔ ہر ایک اونے بعد چھ ماہ کے ایک جو کہتا تھا۔ عبادت کے کمال کے  
 قائل تھے۔ خواجہ بزرگ جب رونق افروز بغداد ہوئے بمقام خواجہ بزرگ وہ ہی حاضر حضور ہوئے  
 خواجہ بزرگ نے کفش خود کو آگ میں ڈال دیا سلامت رہی وہ ساتوں ایمان لائے ت بغداد میں  
 اس وقت تک یہ کیفیت موجود تھی۔ تو غلیوں نے یہاں آیت قلنا کو نہیں لکھا اور بعض نے ضمن اس  
 کرامات میں بھی تقریر جاہلانہ لکھی ہے (۱۹) کرامت لائف۔ خواجہ بزرگ بامراہی عراق کے لشکر  
 نامی میں بہرہ رشتائی روسیہ ان جلوہ فرما ہوئے مجوسان بقبیلہ شعلہ آتش شعلہ سلاہ میں تھے  
 خواجہ بزرگ پہلے لآتش فرزوان میں داخل ہوئے اور باین اعجاز گیر حق دق رہ گئے اور یہ توحید  
 خواجہ بزرگ جو کب مشغول بتقد مجاز نماز تھے متوجہ یہ کہہ حقیقی نیاز ہوئے یہ نماز ہے مسلما یہ کس  
 ہمیشہ کی طرحی نظر ہو گئی + خدا کی ادھر کی ادھر ہو گئی + سارے مجوس مسلمان ہوئے لاف کا نام  
 اویس کا کیا نام ابراہیم کہادت اول مبتد مجوسوں کو بقلب نہ بھی موبد کہتے ہیں اور بوجہ رزق ہار کا  
 کہتے تھے یہ دستور ہے اور بپاڑی گجراتی ہے وہ بقلب نہ بھی انداز و بسبب زبان گجراتی کے کہتے ہیں  
 تختہ لاف عربی ہے نہ پارسی گجراتی ان الفاظ سے اور نام و لقب پارسیوں سے کیا علاوہ اور  
 از روی لاف لاف مختار کہتے ہیں۔ دوم ظلمای دین جس وجہ سے مجوس کو آتش پرست کہتے ہیں عوام  
 کو اس وجہ سے ظلم نہیں بروی الفاظ ظاہری سمجھ لیا کہ گبر آتش کو سیدو جانتے ہیں اسی کو گبر باین کہتے  
 ہیں جو عبادت بلا حقیقت بروی عادت ہو شرک ہے اور عین بت ہے۔ برای بت عورت اور یہ بت  
 لاف نہیں ہے۔ فرمایا حضرت نے میری امت میں مجوس ہو گئے یعنی عادت پرست مجاز شرک

(۱۸) کرامت سبعیہ  
(۱۹) کرامت لائف

کبریا و جلال پر ہر شے مستحق ہے کہ اس کے برابر کوئی شے نہ ہو اور یہ عقل نہیں طبع نہ اور ہاتھیں نہ کھڑکیاں نہ کہ کبریا  
 درود نہ مانگی نہ دے کہ خدا پرستوں میں یہ لوگ آگے کو خدا جانتے ہیں پس حق خدا پرستوں نے درود نہ مانگا کہ جس  
 تابت ہوا ہم تو ایک خدا کو پست نہیں اور آتش ہمارا قبلہ ہے نہ معبود بفرض اس کے اگر قبلہ معبود ہوتا تو  
 مسلمان بہت پرستہ ہوتے کہ قبلہ انکا ہر جہت الفتنہ ہے ایسے ہی جنت و سعادت نام نہادوں کا  
 بزرگ تر و بزرگتر جو جس کی گلی ہے جس کو ان کے تیر خواہ بزرگ کی جانتے ہیں خود بالہ و منہا خواہ  
 بزرگ کہ صاحب علم لہی تھے ایسی تفسیر بروج و دیگر قوافی فقہ بھی سنہ پرین لارنگا اللہ تعالیٰ منع فرما  
 اور آنحضرتؐ یوں فرمادیں کہ جب تم کسی کے دین کی توہین کرتے ہو وہ تمہارے لئے عذر ہے اور  
 امانت کرتے ہیں اور اس کے برابر اگر انکا گویا خود برآگنا ہے مناظرہ بالانسانیت باہر حق بہدور و تعلیمیت  
 جہت ہے اور جبکہ قطع نظر جزئیات کلیات تک معلوم نہوں براہ تجارتی دیکھ کر ہوا ہم ہے اور  
 ہر ایک کو اس کے مسلمات نہ قابل کیا جاتا ہے تاہم نسبتاً متعصب ہر براہ تجارتی چند یاقین جو  
 فرض کر لی ہیں ان کی بنا پر جملہ حوالہ ولاقوۃ الالباب سے لپٹے ہی دین سے خبردار نہیں مخاطب  
 ہوتے ہیں یا غیر امت اور کفار کی دقت میں حربی جتنے شرط شریعہ ہمارے جنگ مشرور ہے نہ  
 ہزار خست شمر ہی اور ذہنی کے عقاید و بیادیت ہے کچھ بحث نہیں وہ سوچنا نہیں یا بہت کچھ  
 کریں جب وہ ایمان لادے تاقین عقاید تعلیم عبارت کی اور سے یہ بدترین دشمن ایمان لگائی  
 لاعلمی و نا فہمی بزرگوں پر کرانے میں غور فرماتے ہر ذی دماغی یہود نصاریٰ مسادی کو انہی میں  
 ملا جو بولہ سے بحث ہوگی تو کیا نتیجہ پیدا ہوگا قول عالم فہم حوام کو گپ ہے جو بروری معرفت دروز عمرہ  
 آتش پرست گستاخ کیا ہوا ظاہر ہے کہ جو عبارت اخیر میں حقیقت کے علاوہ عادت ہے اور ہر  
 رتہ کی مذہب ظاہر باہر ہے اور یہاں پر منہ اندر الہیاء و شریعت باہر اعتقاد جو اس کو آتش پرست  
 کہتے ہیں نہ بلکہ اس کے آتش کو دیکھتے ہیں اور کہ انہی میں جو در حقیقت ہے اور گریبان

جنت اللہ تعالیٰ کے لئے جو تعلیم ہو نہیں سواد فاضلہ کلام زبان بنادہا ہے ایسے ہی انوار میں عین حق و حقیقت ہے





فصل دوم شہداء عالم علوی میں۔ عالم علوی روحانیت و ملکوتی کی کراماتیں، بغیر استدلال عام فہم نہ کی  
 سوا استدلال عقلی کے نہ ہو سکتا۔ یہاں ایک ایک مسئلہ منظر مناسبت درج میں قولہ تعالیٰ احسن تقویہ  
 مستطاب ارجح کا معنی دوم یہ نہ ہو سکتا کہ کیا ہستی چھ ف مسئلہ علمی کو بخلاف تحقیق میں نہ جہلا۔  
 قرآن آیت ۱۸۱ میں ہے کہ میرے پیغمبر کا ہونا بظاہر مجاہد و بطن میں جہل کی جگہ پر ہو گا۔ علمای محققین نے  
 لکھا ہے کہ یہ صحابی پر شہداء بحال معنوی آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہے۔ چنانچہ میں اپنے ارادہ سے اور دنیا  
 بہر خدمت الہی تو اس پر بار بزرگ اولیٰ بقال آنحضرت ص ۱۰۸ میں ہے جو بھلا خواجہ بزرگسا کو باعقل شکر  
 میں داخل ہونا یاد کرین وہ کیا چاہیں۔ بعد صفوت بارہ نبی جلیلہ ہوئے اور بعد خلعت کیہ برزخ  
 سے پہنچی اسرائیل میں بارہ اسباب حضرت موسیٰ کے بارہ نقیب حضرت عیسیٰ کے بارہ حواری تھے انہیں  
 میں بارہ امام بعد حیثیت بارہ امام معصومین و غیر ذیل بریت سے نہیں۔ کیونکہ خواجہ  
 بزرگ صاحب دلائل میں آچکا بارہ خلیفہ میں سارے کی سوائی طبع زاد صاحب کی حضرت پر  
 سیدہ النساء خلیفہ نور میں۔ ف خلیفہ اکبر ہی ہوتا ہے باقی مستحلف عمر آسمان ولایت خواجہ  
 قطب صاحب میں اور قرمز میں خلافت حضرت قاضی حمید الدین ناگوری حضرت آدم بدور قمر سید ابو  
 میں (۲۰) گراست دامیہ خواجہ بزرگ کے خادم حاجی علی پر کسی بقال کے دام دام سے پس  
 ہر قرضہ ولایت و صل ادا کے ایک روز و دن میں ایسی نگرار ہوئی کہ جمع ہوا اور یہ تصفیہ ہوا کہ  
 بقال زیادہ دام کتا ہے اور فی الحال چاہتا ہے اور خادم کم دام بتا یا ہے اور وعدہ کرتا ہے۔  
 اسوقت ادا کرے تو مقبول خود خادم ادا کرے اور جو مطلوب بقال دیو سے وعدہ خود ادا کرے خادم  
 کے پاس دام دے بقال درست بگربان ہوا۔ اسوقت خواجہ بزرگ بشریف لائے اور آسمان سے  
 دینارہ درم سے خواجہ بزرگ بقال سے فرمایا اپنا حق لے بقال نے چاہا کہ بقدر مطلوب نہ لوں  
 ہندو کا خشک ہو گیا تو بکری اور دام فیہ میں بندھے لے گئے۔

خام

حضرت ابراہیمؑ عالم علوی  
 اور دنیا بہر خدمت الہی  
 اور دنیا بہر خدمت الہی

فصل ششم عالم جنات میں۔ (۴۱) کرامت سعید۔ جیسے عرب میں درخت سے عورت کی پری بولتی تھی ویسے ہی ابھیر میں پتھر سے شادی جن بولتا تھاغت آنحضرتؐ نے خالید بن ولید کو نو فرمایا کہ اوس درخت کو قطع کر دین چنانچہ غزوئی درخت سے ٹکڑے لڑی اور قتل ہوئی۔ جب خواجہ بزرگ کو شتر بانوں نے قتل کیا یا آپ اور جو کچھ کہتے ہیں کہ جہان اربعہ سے زیر چلے آتا ہے جیسے ٹکڑے نامی سعدی اور اسے ہنود کا نقیب اور پرہیزگاری کا سبب ان سے بظاہر ہے خاص کر اوس وقت میں اوجھل مخصوص تھے تالاب انساگر کہ جو اوس کے دین کا چشمہ ہے خواجہ بزرگ کو ہنود مانع ہوئے کہ شادی ہو کر حکم نہیں۔ خواجہ بزرگ نے آواز دی سعدی حاضر ہو اوس وقت وہ حاضر ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ جارا لو اسے اور آنا ساگر سے پانی بھر کر لیا چنانچہ وہ لو باہر لایا اوس وقت تاج چاہ تالاب کیا پستان عورت دوزخ خشک ہو گیا اگر گھر گرام پڑا خبر جو کچھ اراں و شتر بانان کو لپٹی گئے تھے مگر سلب آب کی تاب نہ لایا اور تھک عاید منہ جمع ہو کر جوار لادہ مضیم کیا اوس کا ذکر آتا ہے یعنی راجہ مقابلہ کرے۔

فصل ہفتم عالم لایک میں۔ (۴۲) کرامت ملکیت۔ زید کو بکرم محبت آنحضرتؐ یہودی تھا خواجہ میں تنہا پا کر باندھا اور چاہا کہ قتل کرے زید نے کہا آغوشی یا جہنم۔ آواز آئی کا فرما زادہ اس آواز کو سن کر باہر گیا اور قتل ہوا۔ اور زید کو ایک شخص نے کولا اور کہا میں جبریل ہوں ہفت یہ کرامت زید کی نہیں ہے بلکہ آنحضرتؐ ہے یہ ملکیت و تصرف ہے کہ بخود آواز از کا بقتل زید معقول تھا نہ یہ کہ اقدام سے درگزر چار عسل کا یونگ ہوتا ہے۔ ایک روز خواجہ قطب صاحب دبار شاہ دہلی جمع تھے ایک عورت یہ نہرا کی کہ جھک کر خواجہ قطب صاحب کا سہم نہ نکاح کرتے ہیں اور مان ولفقہ ہی نہیں دیتے خواجہ قطب صاحب نے کہا کہ یا خواجہ دیکھا خواجہ بزرگ یہودی میں اور فراتے ہیں اسے بچے کو نطفہ خواجہ قطب صاحب کا سہم اوس بچے نے عرض کی آپ کو دشمن ہے کہ حاسدون نے میری بان کو طع کر کے یہ بتا دیا خواجہ قطب صاحب پر کراؤی ہے معادہ عورت زمین میں سما گئی اور بعد قندہ موسیٰ اور نون شمس

اور خواجہ بزرگ کو ہنود کا نقیب اور پرہیزگاری کا سبب ان سے بظاہر ہے خاص کر اوس وقت میں اوجھل مخصوص تھے تالاب انساگر کہ جو اوس کے دین کا چشمہ ہے خواجہ بزرگ کو ہنود مانع ہوئے کہ شادی ہو کر حکم نہیں۔ خواجہ بزرگ نے آواز دی سعدی حاضر ہو اوس وقت وہ حاضر ہوا آپ نے اوس سے فرمایا کہ جارا لو اسے اور آنا ساگر سے پانی بھر کر لیا چنانچہ وہ لو باہر لایا اوس وقت تاج چاہ تالاب کیا پستان عورت دوزخ خشک ہو گیا اگر گھر گرام پڑا خبر جو کچھ اراں و شتر بانان کو لپٹی گئے تھے مگر سلب آب کی تاب نہ لایا اور تھک عاید منہ جمع ہو کر جوار لادہ مضیم کیا اوس کا ذکر آتا ہے یعنی راجہ مقابلہ کرے۔





حضرت قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ہر جان انجان کو بروی ایجاد و بقا و فنا  
 خوب معلوم ہے کہ ہوسے جسے مرے۔ فقرای ہند میں ثابت ہے کہ خواجہ بزرگ تیسرے جنگ دو ایمرو  
 کے جوگی ہمیشہ ہیں۔ جہاں نزار خواجہ بزرگ ہے یہ جگہ ہر جاکی ہے خواجہ بزرگ نے جب ایک قرن انجان  
 ریاضت کی برہنہ ظاہر ہوا اور کس کیا چاہتے ہو آپ نے فرمایا سچ کا پتہ چھوڑو گھوڑے پر وہ مخفی ہو گیا  
 پر اب وہ ستر قرن کے ظاہر ہو کر جو سوال کیا آپ نے فرمایا درود کا درود پانی کا پانی پھر مخفی ہو گیا  
 پھر بعد قرن کے جو ظاہر ہوا آپ نے ہوا بگڑا یا اسحق حق و باطل باطل برہانے کہا کہ یہ منحدوم ہو  
 تم موجود ہو خواجہ بزرگ کی ہر ہای موجود جانتے ہیں ف جملہ ملوک و عیال ہی بے عمل و فقرای بے علم  
 ہوا کیا ہے اسوا سے اللہ و رسول ان کی جو فرمائے ہیں مگر کہ نہیں مانتے تو کہ تعالیٰ اس یا بک من  
 فی دین اللہ بہر تہذیب اعمال فقہا اور برای تزکیہ احوال فقہا میں فقہا حریص عزت فقر اہر دنیا  
 اور فقر آطاس وقت فقہا برای ماسوا اللہ فی الذی نہ ادلی الذی۔ کو اپلا تہا ہنس کی چال اپنی ہی  
 ہو لامت ہو دین پر انہم پر کہتا ہے ان کی فقہ و خوش و عقاید ایک ہے اور تواریخ و اخلاق و فقر و  
 و تصوف و اہل سب عجیب و غریب خواب و خیال ہیں یہ فقر پر زل سے ہی بدتر ہے کیونکہ سب معنی  
 اور بے لطیف ہیں کہ یہ فاضل ہنس کے ہے اہل اللہ کی پر داز نامہ مومن کو سزاوار نہیں  
 دیکھو ذات حق محبت اور اک لہجہ ہے۔ اور مرتفع فہم و دہم سے اسکو غور نہ خواہید کہتے ہیں  
 اور نافہ برنج سے لگے نیلوفر کائنات بند ثبات کہلا کر یہ پاشن مہیش سپر اسکے جیسے مناش مہا  
 بر عبادت عقاید پر مستعد ہے۔ علم حاد و غلط علم قدیم پر مقدم ہے جب دیہان و دہن ہونا کہ  
 دہی دہن صورت جوتی ہے مجازت ہے اور حقیقت وحدت دہن مفہوم دہن مفتوح دین مسہر  
 اور قرن سے موجود رہا اعمال و صفات و ذات ہے (۲۵) کہ اہل سمانا۔ فتوحات اسلام میں  
 دیکھو ایک حکم ہے کہ ایک ملک میں تیرہ کیا تھا تا عرب مسلمان ہوئے چند مرتبہ اس ملک کے پاس





پہلے کہ میں اور راجہ کو بارہ سے اطلاع دینا چاہی ہو میرے مشورہ کے حاضری سے  
 خواجہ بزرگ ہوئے نہ لکھا ہے کہ آخرت میں سے خواجہ بزرگ کو بشارت دی کہ ان کو کیرا  
 اتفاق سے جسد ابرہہ اور شاہداد گجرات کے تھے تو یہ الشافعی سے لے کر حلال سمجھ کر لکھا کہ  
 حرام عام ہے اس سے کہ وہ چاہیے اور راجہ اپنے صاحب کے منہ سے کہ میں نے حلال اور ناقص عام  
 طیب حلق کوئی ہوتا ہے باقی سب نالایق ہیں مگر انہی چارہم کو کون کھٹی بتاتا ہے اس میں تو میں  
 اعجاز و استدلال وغیرہ سب میں غرض چاہیے کہ میں نے منتر سفل سے میں نے جس کے خلاف لکھا ہے  
 فنا جادو سے یہ کام اس کو سمجھ سکتے تھے غور طالب یہ ہے کہ یہ جو ادیب کے قول میں مجھ کو حسب  
 طبیعت اور اسکے منہ جادو کے کام پر اثر کرتے ہونگے اور جو میری لفظ جادو عامی بولے تو موافق اس کے  
 معنی عربی پڑت کہ اس کے ہونگے قول سے پہلے مذکور کا حال دریافت کرنا ضرور ہے بہت بے ایمان  
 زہرا دارون کی اسی بات میں کیا کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کام اہل لکھنے کے کہ انہوں نے لکھ کر کو معنی عالی  
 بول بولگا اور شاعرانہ کو معنی عربی بولتا ہے متکلم کے معنی کا جانا ضرور ہے و معنی کا کام گو معنی کام  
 طیب ہوں مگر متکلم و تجلیت ہے کیا ہم نہیں سمجھتے کہ علم اسماء الرجال کو واسطے ہے خوب سمجھ کر انہی  
 کی راہ میں کیا سمجھیں ہر حال میں سے وہ امت کا عقلی ہی نہیں ہے بہت بڑی خطائیں کرتا ہیں  
 کہ ذکر کریں اسکے حال کی تحقیق نہیں کرتے اور ذکر شمس میں بسم اللہ غلطی کی برباد گناہ لازم بہت اسرار  
 مطلق و فاسق و فاجر اور تاشعرا سے غرض کہ ان کو راجہ کہتے ہیں ایک ہندو نے کتاب میرزا  
 بزرگ بن اکی سے ہوسلی اشعری کا منشی ایسے خوش رقم تھا کہ حضرت عمر فاروق کی انشائی تشریف  
 لکھتے تھے جب آپ نے شاکہ دہ نصرانی سے اسی وقت لکھا کہ انہی منشی کو موقوفہ کیا جاوے کہ انہی  
 خوشحال کہو رہتے ہیں یہ خوش حال کوہ شمس ہندوین میں ہر جہیں ہے اور فرین ہندوین ہر جہاں  
 سلطان کوئی چیز نہیں لکھا تھا مذاب کہ انہی اب و ہر ہر چیز ہے ہر شے ہے کیوں

ظاہر ہے کہ میں نے انہی کو انہی کے علم کا قول نہیں کیا ہے نہ انہی کے علم کا قول نہیں کیا ہے نہ انہی کے علم کا قول نہیں کیا ہے





ایسے ہزاروں بڑے دھرم ہیں کہ ہر ایک دیدہ کی رال بہتی ہے اپنے بزرگ سے خواہ فرگ کو فیض  
بتاتے ہیں ایسے مالیتوں کا یہی ہوا ہے عاقلان خودی دانند ان میں تراویں اور تالیوں  
نہیں حاصل ہوتا اختیار تو خواہ بزرگ کا فیض سے بچ سچ چو کی ڈال دے تین تین کا ہوا خواہ  
بزرگ ایک چلے بنا کھا ہے یہاں تو خواہ بزرگ کا آنا ثابت ہے مگر موضع سنا علاقہ پالیہ عرب  
در عایت اسم سنا چلے بنا لیا ہے کجا در سنا گمان بودیہ سنا عقل سے تو کام ہی نہیں در نہ ظاہر  
کہ چو کی درہ ازیرہ پیر ہوتی ہے نہ در میان حد و کج چار سو میں مانا کہ خواہ بزرگ اس کا  
چون عرض از اس سے کہ چو کی گالیا علاقہ اور چلے گا کیا تعلق ہے خواہ بزرگ اور چلے سے کیا اور  
اذا ساگر پر جو چلے ہے وہ محل سکونت خواہ بزرگ ہی نہ مقام نزوۃ محل اور داتا روز حرۃ سجائی بجائی  
صاحب و حضرت کے لہذا جاتا ہے اور گنج بخش نقیب ہی یہ تفسیر تمام کی ہے کہ خواہ بزرگ نے جو  
روایت تہکات کے گنج بخش نے فرمایا عرض کردم پس گنج بخشیدہ عقیدہ ترکیب مغربی ہوا میں مستقل  
خواہ بزرگ سے مخدوم صاحب ہی عنوان رہے اور یہی مانا کہ گنج بخش بیضے قاعلیت فرمایا۔  
سکے استعمال کے حوالہ الدین سے نہ جانا تاہم تحریر ہوئی۔ (۲۵) کرامت غوریہ پہلے  
شرف آوری خواہ بزرگ سے سلطان شہاب الدین غوری پر تہی دہلی و تہورای اجیر یعنی خلیفہ  
غوری و شیخ الاسلام نہر سی ہندوان سے شکست پا چکا تھا جب خواہ بزرگ رونق افروز اجیر  
و سلطان ہندوستان سے خواب میں دیکھا کہ خواہ بزرگ نے کربانہ دی اور تاج ہنر پر گما اور پر تہی  
پہورا کو میر سے دربر و ستر گون اگر شمشیر پر ہندوی اور فرمایا کہ ان دونوں کا سر لہڑا دو پیش  
سے قائم کرو اور ہر کج کو سلطان ہندوستان نے فرج کشی کی اور ہر تہی اور تہہ راستہ ہر پر پڑ ہے  
بعد جنگ کے دونوں مارے گئے سلطان ہندوستان لشکر سے فتح اول ہوا قدوسی خواہ بزرگ  
میر حاضر ہوا اور دھرم شیک نے خواہ بزرگ کو خواہ بزرگ کے قتل کیا اور آخرت میں نے خواہ بزرگ

بشارت دادی کہ اس پیشتر منصفہ الہی کو قبول کردنت گفتہ میں کہ فرمایا میری سنت کو ادا کرو  
اور جسے سنو فی کی صراحتہ کہ برادر بوجہ دستور اس وقت کہ ملک کا خطاب دیکر صوبہ دار اجمیر کا  
کیا فت ملک خطاب بنالفت کھڑا ہے اور سلطان موصوف نے دہلی میں قطب الدین ایبک کو  
بادشاہ کیا اور خود راہ خراسان ہوا جب خبر شہنشاہ سلطان موصوف کی ہوئی ہنودان اجمیر  
پاس راجہ بہیم سنگہ والی متھل کے گئے اور یہ فریاد کی کہ ملک کو سلہ در معنی مسلمان ہے سب  
بے دین کر کے اسے قتل کرنا لڑائی میں ملک کو سلہ مارا گیا اور اجمیر پر بہیم راجہ تسلط ہوا غور  
فرما ہے خواجہ بزرگستنا اس مدعی سے کوئی مزاحم نہوا دیگر لایا الہ باد صحت چاغت خجندہ  
سبب بنالفت ہوا ام کس درجہ کہ پوچھئے اندین صورت کرات خواجہ بزرگ کی قوت بید اور تعداد  
بیشمار ہے کوئی دم انکار سے خالی نہیں ہر تن جو زمین جب قطب الدین ایبک نے سنا فرج کش  
کیا اور بہیم راجہ کو قتل کیے اجمیر قبضہ کیا اور بنا پر فرج منسا آئندہ باجرات خواجہ بزرگ مرد  
اجمیر مسلمان ہو کر کیا فت ہوئی یہ کیفیت ہے کہ پرتی اور پتورا اسم خاص ایک شخص کا جانتے  
ہیں نہ لقب و دشمنوں کا اور انکو الہیگیں سے لگے تا شہاب الدین غوری لڑایا جسے راستہ میں  
اس اند میر کیا کہ لا خط کرنا چاہئے نہ علم کا نام نہ عقل کا کام شام کے مرتے ہوئے کہ کتب کوئی  
روئے۔ ابن خانہ تمام آفتاب ست + ہزار دن کذب میں ملک خطاب وغیرہ پہلے تشریف لائے  
خواجہ بزرگ سے سلطان محمود غزنوی ملک کر دہلی تک نصیب نہ ہوئی چہ چاہی اجمیر دل عدوی میں  
تا کہ لکھ پر علم اسلام شہری نصیب ہوا اور جیش صدی خا میں بردشتی ولایت احمدی تار کی ظلمت  
دوہوئی بیان پہلے مسلمان کا نام نہ تھا کیا کیلذ میں آسمان کے قلاب سے لائے میں ہنود دن کی  
غیران کو ہی شیون میں لایا یہ بنیاد سنگ ہے جسے نہ لایا ہی سنت کو فرمایا ہے نکاح کرنا میر  
سنت سے اول قولہ تعالیٰ ولا تجدہ کو کہ خواجہ بزرگ قلعہ خاص کے سنت

اور جیش صدی خا میں بردشتی ولایت احمدی تار کی ظلمت دوہوئی بیان پہلے مسلمان کا نام نہ تھا کیا کیلذ میں آسمان کے قلاب سے لائے میں ہنود دن کی غیران کو ہی شیون میں لایا یہ بنیاد سنگ ہے جسے نہ لایا ہی سنت کو فرمایا ہے نکاح کرنا میر



نہ عقد تیسرے وقت بہ سنت اگر عام ہے تو دعویٰ کو خاص نہیں اپنے مطلب اور دشمن کی خواہش  
 خوب سمجھتی ہے پورے بہائی گمراہ کئے آپ کے پیشواؤں کی تحفہ میں باطل ہے عقد بلا حجت و دلیل شرعی اکل  
 حلال صدق مقال وغیرہ کے جائز نہیں ہے ناذر توجہ کیا سنت نہیں ہے اسکا پڑنا تو کجا رخت بھی نادر  
 ہے اور اصل سنت مصطفیٰ ترک دنیا ہے اسکے تو نام سے موت آتی ہے کجا رخت اس طرف رغبت  
 کیوں نہیں فرماتے حضرت کان کن کہ سن لیجئے غیرت دنیا کی ناک چڑھے کاف ڈالی ہے آخرت میں  
 بشارت سنت بمقدمہ جاریہ عقیقہ کے دی ہے یہ وہ سنت آنحضرت کی ہے کہ جسکو انجمن معصومین  
 نے ادا کیا ہے اماموں کی اہلیہ مبشرہ میں آنحضرت سے جو بخت حضرت بی بی شہر بانو حضرت بی بی آمنہ  
 بشارت ثابت ہے فرمایا آنحضرت نے دلہ جاریہ طاہرہ اور انجیب ہے یہ مشرف عام نہیں خاص ہے جاریہ  
 ملک تام ہے نہ ناقص اور حضرت بی بی صاحبہ موصوف کے مقدمہ میں کہ جسے عقد جائز نہیں اور آپ کی  
 فرمایا تو سنت قبول جاریہ ہو یا دیگر اور جو قوم میں سنت کی کمر سے وہ کافر ہے انطباق حضرت بی بی امیر  
 شاہ عراق آخری بادشاہ خاندان ساسانیان میں وہ بھی جہاد میں آئی بہتین اور تھے حضرت ابام زین البر  
 میں جو کہ منجانب مادر شریفہ حقدار شاہی ظاہرہ و منجانب پدر مستحق سیادت معنویہ ہیں البتہ ہی اولاد خواجہ  
 بزرگ کی حضرت بی بی صاحبہ مجددہ سے ہے چنانچہ مفصل تحریر ہوگا (۲۸) کرامت شمسہ قمر  
 از دیگر ناقلین مولف معین اللہ لیکے تحریر پر استعجاب ہوتا ہے کہ مثل دیگر شعرا یہ کیسے لکھا کہ خواجہ  
 بزرگ نے ایک لڑکے کی نسبت فرمایا کہ یہ بادشاہ دہلی ہو گا وہ ہی لڑکا سلطان شمس الدین التمش  
 ہوا یا نند اور دن کے وقت تلوار کو دہول میں لایا اور میر کی مٹی عزیز کی سلطان مروج نے خود لیا  
 کہ میں امیر ہوں گا غلام تھا اسنے چھکودا سٹے لانے انکوں کے ہیکار اسنے میں دام گم ہو گئے کہ جو ہم عمری  
 دھوٹ آقا کے انکوں داسے کی دکان پر رونے لگا ایک فقیر نے مجھ کو انکوں دلائے اور یہ فرمایا کہ جیتے  
 بیکر نہ ہو خاطر درویش کہ وہ کہتا بعدہ میں نکاحی اسے فقیر کو بین آیا یہ امیر فقیر اور دست تھا

گو اس میں نقصان ہو صاحب الحان جانین یا نہ جانین داخل الحان شریعہ نہیں ہو سکتا دروازہ کرامت (۲۸)





ایسی چہرہ اولیای با سہ ہشتہ خواجہ حقیقی و نقشبندیہ تہی بن باقی سلسلہ کی اولیاء شریعہ  
 جو کہ خواجہ بزرگ سید الدین بن براء علیہ بنواری بزرگی ضروری ہے اور یہ لقب ایک مرتبہ  
 چند در چند بزرگیت کو ہے اور آپ دیگر اولیاء اند سے زیادہ واجب التظیم اور مکریم ہیں  
 فضیل دوم لقب غریب نوازین۔ اس شخصیت کی یہ دعا ہے۔ الہی زندہ رکھ چکا ہے کجاست  
 مسکینی کے اور وفات دے چکا ہے کجاست مسکینی کے اور برزخیاں مسکینی کے اور برزخیاں مسکینی کے  
 نہ با صطلاح مباغین مسکین وہ ہے جو نہ غنی ہو نہ محتاج کیونکہ غنا اور محتاجی قریب ہیں کفر  
 سے فکر کر کہیں بقدر نعمت دوست۔ اور با صطلاح بالغین مسکین مہج سنت کو کچھ نہیں چنانچہ  
 غم و غم سے مرفوعا مرفوعی ہے فرمایا آنحضرتؐ کہ دین شروع ہوا کائنات غریبی اور قریب  
 کہ ہر اس نے دین سامنے اسی جانن غریبی کے بہ تدبیری خدائی ہے واسطے غریبوں کے اور غریب وہ  
 لوگ ہیں جو کہ اصلاح کر سکیں لوگوں کے فساد کی وجہ سے کہ سب پانچ بن غریب و مسکین  
 محتاج و مشنگا کو کچھ نہیں اندرین صورت مراد شریعی بالکل فوت ہے مسکین کو یہ لازم نہیں ہے کہ  
 وہ زندہ رہیں یا مائوس رہیں اور امیر و آسودہ شود اور حدیث ہلال بن عمارت عزلی کی مشہور ہے فرمایا آنحضرتؐ  
 کہ جس نے بعد میر میری اوس سنت کو جو کہ میر کے بعد مر گئی ہے زندہ کیا اوس کو اسکے عمل کا ہی اجر  
 دیا گیا بلکہ بقدر لوگ اوس کی ذریعہ مر گئے کہ ہر ایک کے ثواب کے برابر مہج سنت کو ثواب دیا گیا اور جس نے  
 اس کی کوئی بدعت یا عمل یا فقیر یا سلفیہ یا غریبی پرستی پرستہ قرار عذاب ہو گا اوس قدر عذاب بدعت کا لہو اور  
 اصنام ہو گا نہ اول نسل یا آخر نسل نے کیا تھا سنت تک جو کوئی مرتکب قتل ناحق ہو گا جسد را سپر  
 عذاب سے اوس قدر بدمقامیل ہی عقاب سے اس امت کا بیزید پلید قابل ہے جہہ مجد دامت محمدیہ ذیل  
 حضرت امام حسینؑ بن علیؑ اور حامی موجود ملت مذمومی خیل بیزید پلیدین بالابدین عذاب لکھا ہے  
 کہ طریقہ فقیر کو غفلت شریعت نہ جانے وہ ہی شریعت اس لباس سے جلوہ گر ہے فقیر شریعت

اور یہ سنہ اولیٰ ہجری ہے اور اولیٰ ہجری میں ہے ایک اور عقیدہ شاعری اور اکثر اشعار ہندو

بہ خاص ہے

آسمان سے گری تو جو زمین پہنچی اگر کوئی انصاف غلامی ہے عمل سے نکلا فقرائی پر غنائے اوستی  
 چچا امت کی ہوا پر یاد رکھو نسبتاً عجیب صاحب وقت رکھنا بیان ہے اور یہ خلیفہ خدا پر ایمان مضبوط ہے  
 مامور ہو گیا اور سزا کی طرح دیا جاتا ہے کل جدیدہ کثرت شادی اس سے کوئی سبب نہیں دیر  
 کرنا کہ حضرت اکبر فرقی کیا لایا ہے اور صاحب طریق کی وجہ کیا ہے یہ آپ کے عبادت و زہد تو دوسری بات  
 مندرجہ اور صدراعبدالزہاد کے مغربی بائیں ہیں برہدی کتاب جو کر کے کر سکتا ہے آپ کی کیا حاجت  
 ہے اور جو آپ پر یہ شہادہ کہ بار شہادہ کے تجلیات و مشاہدات ہو ستمین نہوالمردنور علی اور صاحب  
 نقصان لایا شے موجود ہو چکے کمال معدوم ہیں۔ بسا اے معلوم کس خیال خام و خواب خرگوش میں ہو  
 شور کر و پدرم سلطان بود ترا زین چہ با آگہ آپ کے پیر حجازی صاحب ابدان ہیں پیر آپ کو کیا تو لہ تعالیٰ  
 ہر جن و انس پر میری معرفت فرض ہے اور ہر ایک میں استعداد معرفت کی حسب وسعت نشانات  
 ہے اور نریا دانہ لیس انسان الا صاحبی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا عمل کیسے فایا مہین  
 و بگا۔ اور حضرت سیدۃ النساء سے بون فرمایا کہ نبی رسول ہونا کام نہ آد گنا عمل عمل کر صحیح تحقیق  
 بغیر نبوت آنحضرت تجلیات افراد ان مشاہدات نمایان نمازین ہوتے تھے جنکی وجہ سے نکالا  
 عجیب و مقامات شریک کامیاب ہو گئے کیا ہوا جو قبضہ ارکان ہوا ربنا جان کسان ہے اور ہر نام  
 تابعین و اولیاء اکالین انہیں تجلیات مشاہدات کی نفع ضرورت کو طریقہ ذکر و فکر پیدا ہو گئے  
 سابقین نے قواعد ارکان کو لکھا لایا محققین نے ضابطہ کار کو۔ لاکھ لکھو تحریر سے کچھ فائدہ نہیں  
 بسم اللہ نثار و نہ احیای عناصر نہ بیداری لطایف۔ کتب تصوف میں مصروف ہیں الغرض ان  
 آنحضرت ۱۹ افضل ترین ہیں ہے جسکا ترجمہ غریب نواز ہے۔ اور نایب کا متصف ہونا امر واجب  
 اور بہ صفت خاص متصف ہونا اولیٰ علیہ السلام کی ہے حج پر ہفت روزہ ہے کہ جو علم و اخلاص کو انما  
 تو حکم و تدبیر و اس سے یہ امر موقوف ہے نہ وقت و نہ جگہ اور مشنہ رحم کے اصحاب کرنے شے ہیں

نکلا شہادہ اور علامہ شہادہ اول نظم ہے کہ اور بقیہ بعض خوب سے جو کلام جامع ہو متضاد نہیں سے ترسے دیکھنے کے لئے لکھا گیا ہے

آگاہی خواجہ بزرگ درہ چیر میں کہ جسکی رفاقت میں دو قرن ابراہیم قندری رہے پیرانہ پیرانہ  
 طلب میں ہر گون بہر صحبت یک شب سے جو لوگ نہ مورخ نہ محدث فرضی ہنشی وغرضی شاعرین  
 علمائین شاعرین کہ صدیق اکبر باعتبار ذراہری حضرت ابو بکر علی و باعتبار سعوی حضرت علی رضی  
 ہمین قدم پیرانہ پیر بگردن اولیا چلی ہے اور قدم خواجہ بزرگ بر سر اولیا خفی - اولیا کی ہستہ میں  
 میں گم رہے تو کوئی فراو سے کہ بیان کس قسم اولیا سر او میں اعلیٰ درجہ کے وہ اولیا میں کہ جو نہ خوا  
 کو جائیں نہ دوسرے کو سچا میں نہ گیارہویں گیارہ امام کی ہے اور بارہویں آنحضرت ص کی (۴۶)  
 کرامت مسطانیہ - جیسے حضرت ابو علی قلندر کے مبارک خان اور حضرت محبوب الہی حضرت  
 امیر خسرو و محبوب سب میں دیکھ ہی حضرت محبوب سجانی کے سید احمد سلطان مستوح میں یہ  
 بلوچہ تھاپہ چڑھ کے صحرا میں رہتے تھے اور ایک وقت حاضر ہوتے تھے اتفاقاً وقت محفل سماع  
 خواجہ بزرگ آئے اور یہ کہ کمال یہاں محفل سماع کی کشت کی ہے جب مکرر سے کر کہ بنظر اس کلام  
 کر کے پیرانہ پیرانہ پیرانہ محفل آئے کی ہے کہ جسکامین دربان ہوں اور قیامت تک  
 فیروز شیشہ پر سماع بدعت ہو کر میگا پنجاب میں ایک بہت بڑا علاقہ ہے اور ہونے لگا  
 انکا مزار ہے اور بقعہ دارا لکھا سید سلطان احمد مشہور میں اور اس علاقہ کے تمام لوگ ہاگ  
 و پو گاہ اور ڈیو لکھنوں کو ماننے میں نہ مولوی کو مانیں نہ صوفی کو (۴۷) کرامت کتابیہ  
 ذکر کتبہ ہذا حبیب اللہ مشہور ہے (۴۸) کرامت استقبالیہ بوقت وصال خواجہ بزرگ کے  
 آنحضرت ص منقہ صحابہ چلیے کے بہر استقبال روح مبارک خواجہ بزرگ کے تشریف لائے ف بعض  
 حضرت نے اس کرامات کو بھی اور آیا ہے مگر اوسکا ثبوت کیا ہے فرمایا آنحضرت ص نے درمیان  
 میرے اور علما کے پر وہ ہے اور فقر سے پر وہ نہیں ہے خواجہ بزرگ دلی ولایت مگر یہ و قطب اللہ  
 جہا میں (۴۹) کرامت غریبہ - فاقہ خواجہ بزرگ کی بیان اندیشہ ہوتی ہے کہ خواجہ  
 خاص

نماز میں اوقات ساتوں منہ صوفی  
 (۴۶) کرامت مسطانیہ  
 (۴۷) کرامت کتابیہ  
 (۴۸) کرامت استقبالیہ  
 (۴۹) کرامت غریبہ



تختہ اور دیش : خواجہ بزرگ کی ہر شے کا عالم تر الہام کسی دردیش کی یہ نائنہ نظر بند رہا

ابن سید کریم علی نقی

کثرت ناموں کی دلیل زیادتی بزرگی کی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کو ساتہ اکثر ناموں کا  
نامور فرمایا ہے اہل اسرفران ناظرین یہ دیکھ کر علم لدنی وغنم قرانی انکو عطا ہوا ہے کیونکہ خواجہ بزرگ  
سب میں بسا بزرگ ہیں جس وجہ سے آپ کو ساتہ اکثر ناموں کے نامور فرمایا ہے اور ہر ایک نام  
خواجہ بزرگ کا نام جو ہے اور اجتماع الم اسماء کا سبب زیادتی تحسن حسن کا ہے اور جلال القاب کا  
خواجہ بزرگ کے خطاب میں مدائشائے مشک قطب داری خوشامدانی وغیرہ چند اسماء کا ذکر اس  
حصہ میں ہے ایک نام دوسرے نام کی تفسیر ہے

فصل اول لقب خواجہ بزرگ بین قولہ تعالیٰ - و تقرر مرقوم و تقرر مرقوم - یعنی ہر کرد  
رسول کی اور توفیر کردہ کی ف مخاطب آنحضرت ۴ اور مراد نایب آنحضرت ۴ بین اور فرمایا آنحضرت  
بنے کیس میں مینا مین کہ توفیر مکتبہ نایا یعنی ہے نہیں ہے نہ شخص جو توفیر مکتبہ بزرگ کی  
قولہ تعالیٰ مین کی خطبہ شہداء کو اللہ فاضل مین تقویٰ القلوب - جو شخص تعظیم کرے شہداء  
اسد کی توبہ تعظیم دینا اسکا تقویٰ دلوں سے ہے پس خلفای ائمہ اربعہ اہل بیت علیہم السلام  
اکمل اور افضل خواجہ بزرگ بین ظاہر ہے کہ خواجہ بزرگ کو بہ نسبت اور دین کے ساتھ اکثر ناموں  
نامی فرمایا ہے یہ بہت بڑی دلیل ہے کہ بزرگتر ہونے کی ہے جمیع کسی شخص سے کہ کو بنائیں جو بزرگ  
شہین ہے علاوہ ازین آپ دلی ولایت محمدیہ کے مین زید بران صاحب نسبت علویہ  
مستحق کی در ششم مین حضرت غزالی خطاب خواجہ بزرگ نام مفید حضرت تمام ہے اور خواجہ  
ترجمہ مولی کا ہے اور مختص بہ نسبت علویہ چونکہ خواجہ بزرگ سید الطالبعہ حشبان مین اسے  
بزرگتر لقب بزرگ بین اور علیہ آنحضرت ۴ علیہ شیعہ و دیگر اہل بیت علیہم السلام

خواجہ بزرگ کی دعوت کی اور دقت و جدوجہد بزرگ کے آپ بگوشتہ محفل سماع معہ عصا کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ برسے عصا رکھ کر زخندان سے پشت تمام دایا اوادیدان واقعات و حالات کے جنکو پیران پیر کے مزاج میں دخل تھا انہوں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ خواجہ بزرگ عجیب چیز شے غریب ہیں سے آفا تھا گردیدہ ام ہر تیان درزیدہ ام ۲ سید خواجہ ویدہ ام اما تو چیرے دیگرے + فرمایا بوجہ خواجہ آسان و زمین دوران میں تھے ہون بائیں ہر قوت نہ و مانا نہ وبال ہو جاتے۔ ف کیا خواجہ بزرگ کو بھی ایک تہہ حال ہوا ہے آپ نے ہمیشہ کھینٹ فرمایا ہے پس بارشاد پیران پیر لودم ثابت ہوا اور تفسیر اسکی کیا ہے ہر منہ موقع و ہر نقطہ محل ہے گلستان خواجہ میں ابتدا یہ لکھا ہے کہ خواجہ بزرگ کا مرتبہ عالی اسٹے ہے کہ پیران پیر سے فیضیاب ہیں سے چہ دلا درست و زرد کہ کبھی چراغ وادد۔ اس دروغ و بیخود سے اسکی حقیقت کھل گئی جو فضیلت بزرگوں میں انرا حد و تفریط کرتا ہے وہ رافضی و خارجی تو ہے روح و لد و لدی اللہ پیران پیر کی محبت و خداوند میں بہت لوگوں کا جہنمی ہونا ضروری ہے فرمایا ان حضرت م نے میری امت بنی اسرائیل کے گھنگ اختیار کر لی رتبہ پیران پیر کو خواجہ بزرگ نے جانا اور مرتبہ خواجہ بزرگ کو پیران پیر نے مانا نہ دے ہوئے نہ جانے اور ان میں سے کچھ نے تفصیل بہت کچھ زور ارچکے میں جس قدر چاہا اویس قدر کر گئی ہر کبھی قدم نہ داتا ہوتا کیا اگر کو جو ارا یہ ہندوئی نیچا ہی و کہنا پڑا اور بعض نے انکار خلافت کی چہا چہ نیچے نظر اسلام میں یوں لکھا ہے کہ جو کچھ عبد القادر مشرف خلافت خواجہ بزرگ ہوئے وہ اور ہیں نہ پیران پیر اور سے محفل لکھا ہے کہ قریش ربیب کو فرزند شکار کرتے ہیں خاص کر آل بیت سے اسکی یہ سچ کہ پیران پیر حضرت اسماعیل بن ہاشم مادر جیلور ربیب حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور ایران میں اولاد حضرت اسماعیل بن ہاشم کو شرف ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ سے خواجہ خاص کرتے ہیں

خواجہ بزرگ کی دعوت کی اور دقت و جدوجہد بزرگ کے آپ بگوشتہ محفل سماع معہ عصا کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ برسے عصا رکھ کر زخندان سے پشت تمام دایا اوادیدان واقعات و حالات کے جنکو پیران پیر کے مزاج میں دخل تھا انہوں نے حضرت سے دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ خواجہ بزرگ عجیب چیز شے غریب ہیں سے آفا تھا گردیدہ ام ہر تیان درزیدہ ام ۲ سید خواجہ ویدہ ام اما تو چیرے دیگرے + فرمایا بوجہ خواجہ آسان و زمین دوران میں تھے ہون بائیں ہر قوت نہ و مانا نہ وبال ہو جاتے۔ ف کیا خواجہ بزرگ کو بھی ایک تہہ حال ہوا ہے آپ نے ہمیشہ کھینٹ فرمایا ہے پس بارشاد پیران پیر لودم ثابت ہوا اور تفسیر اسکی کیا ہے ہر منہ موقع و ہر نقطہ محل ہے گلستان خواجہ میں ابتدا یہ لکھا ہے کہ خواجہ بزرگ کا مرتبہ عالی اسٹے ہے کہ پیران پیر سے فیضیاب ہیں سے چہ دلا درست و زرد کہ کبھی چراغ وادد۔ اس دروغ و بیخود سے اسکی حقیقت کھل گئی جو فضیلت بزرگوں میں انرا حد و تفریط کرتا ہے وہ رافضی و خارجی تو ہے روح و لد و لدی اللہ پیران پیر کی محبت و خداوند میں بہت لوگوں کا جہنمی ہونا ضروری ہے فرمایا ان حضرت م نے میری امت بنی اسرائیل کے گھنگ اختیار کر لی رتبہ پیران پیر کو خواجہ بزرگ نے جانا اور مرتبہ خواجہ بزرگ کو پیران پیر نے مانا نہ دے ہوئے نہ جانے اور ان میں سے کچھ نے تفصیل بہت کچھ زور ارچکے میں جس قدر چاہا اویس قدر کر گئی ہر کبھی قدم نہ داتا ہوتا کیا اگر کو جو ارا یہ ہندوئی نیچا ہی و کہنا پڑا اور بعض نے انکار خلافت کی چہا چہ نیچے نظر اسلام میں یوں لکھا ہے کہ جو کچھ عبد القادر مشرف خلافت خواجہ بزرگ ہوئے وہ اور ہیں نہ پیران پیر اور سے محفل لکھا ہے کہ قریش ربیب کو فرزند شکار کرتے ہیں خاص کر آل بیت سے اسکی یہ سچ کہ پیران پیر حضرت اسماعیل بن ہاشم مادر جیلور ربیب حضرت امام حسن علی بن حبیبی اور عرب اور ایران میں اولاد حضرت اسماعیل بن ہاشم کو شرف ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ سے خواجہ خاص کرتے ہیں



اسی طرح ایک مرتبہ ایک ہی راد نفس کشی کی ہے کہ کوئی اپنی نفس کشی کو آتا ہے ورنہ جو آتا ہے فقیر  
 کی نفس کشی کو آتا ہے اوس منافق سے فرمایا تم کیسے آئے ہو یہ سکرہ منافق قید موخین گراں  
 غرض کی کہ جس کو آپ چاہتے ہیں وہ ملا سب اپنی نفس کشی کا ہوتا ہے خواجہ بزرگ نے اوس کو تو یہ  
 خطا فرمائی تھی ورنہ مریضی فقیر کے کام کرنا اور بیوجہ اوس کو ستانا وغیرہ جدا امور داخل نفس کشی  
 فقیر میں - فرمایا انحضرت نے میں مومن بہا کی ہیں نہیں چاہیے کہ خیانت کرے مومن کی  
 یا جھٹلے اے اوس کو یا آبرو دینے کی بات کرے اوس کو کل امور تمام (۱۰۰۰)

کر اس وقت فلسفہ حکیم شہداء الدین فاسفی اوجہ بدنامی مشہورہ فہم صوفی فقر کو سیکھ کر شیطان  
 جانتا تھا اور ہر ایک درویش پر ہنس کر آتا تھا اور بہت سے محرومن کو موند دیتا تھا ہر شے گمان  
 سمجھ کر خالیستہ بد شایکہ پلنگ خفتہ یا شہر - جبکہ مذکور حسب عادت حاضر حضور خواجہ بزرگ  
 ہوا - اتفاقاً خواجہ بزرگ نے فاز شکرا کیا تھا اور اسکے کباب ماحضرت سے حکیم مذکور کا ایک کباب  
 عطا کیا - پھر وہ کمانے کباب فاز مجازی کے بہرہ باز شکرا معنوی ہوا پیمانہ دل حکیم شہر اب لدنی سے  
 پر ہوا اور بحالت وجد کہنے لگا سے صوفی چہ فعلانست الی الاین من الاین + ایں نکمت  
 عیان ست کہ العلم من العین (۱۰۰) کرامت سیر وارید - سیر واریدین خواجہ بزرگ باغ  
 خاص حاکم فروکش ہوئے طلبا سے کہ ایسی جگہ عام ممانعت ہوتی ہے پاسباون نے عرض کیا کہ  
 آپ فقیر اور حاکم امیر سے اگر وہ آگیا آپ اور ہم سب بلا میں مبتلا ہونگے خواجہ بزرگ نے فرمایا کہ  
 اہم مالک سے اتفاق سے حاکم آئی گیا اور فقیر کو دیکھ کر صرخی لایا اوسیم مہوش ہو گیا بعد اتفاق  
 کے تو یہ کی اور مشرف خدمت ظاہری و باطنی رہا (۱۰۰) کرامت لقا کیم قلب صاحب شہر ماتہ میں  
 کہ خوش نصیب کافر خواجہ بزرگ کی حضور سے دیکھ کر ایمان لائے تھے وہ مومن سمجھے جال  
 سبیلان ہوئے تھے جس کو خدمت تیر در در پیر گئی جوہر دینے لگا (۱۰۰) کہ اندر جوہر

اسی تصدیق میں نہ کہ کسی سزا میں نہ کہ کسی عذاب میں (۱۰۰) کرامت

خاص

نہایت خواجہ بزرگ جسکو خدمت گیر و زہ نصیب ہوئی تارک ہو گیا اور جو خدمت گیر و زہ ہوئی دلی ہوا کہ جو ایسا نہ ہوتا تو تمام عالم کا انتظام کیسے ہوتا اور نظام و نسق کیسے ہو گیا کہ جو کچھ (۸۳) کرامت توفیقہ - ایک شخص اپنے فتن و فحور سے سخت فگ تھا اسنے یہہ سنا کہ جو تین روز خدمت خواجہ بزرگ میں حاضر رہتا ہے وہ پارسا ہر جاتا ہے چنانچہ تین روز ہوا فرما

اور عابد و زاہد ہوا۔ ف باقی جلد دریم  
**فصل** صہم عالم انسان میں (۸۴) کرامت مشاہدہ یہ ایک مرتبہ دفعتاً خواجہ بزرگ کھڑے ہوئے اور بعد توقف کے جلسہ فرمایا عنہ الامت مسلمہ حاضرین قولہ حضور مرار پرانہ خواجہ عرفان مار دئی ہوئی تھی (۸۵) کرامت ذکر یہ خواجہ بزرگ کی زبان سے ایک دم ذکر سے غالی نہری اور کوئی دم ایسا نہیں ہوا کہ انوار الہی نازل نہیں ہوئے۔ ف موافقت زبان و دل بزرگ تمام عمر ایسی بزرگی ہے کہ جو بحق خواجہ بزرگ ہی ثابت ہے (۸۶) کرامت استعراقیہ - باسرا حال اکثر اوقات پھر دن خواجہ بزرگ استغراق میں رہتے تھے (۸۷) کرامت تحقیقہ - منجھرتوا منازل فقر کے پچانوے منزل کو صرف خواجہ غریب نواز ہی فطے کیا ہے اور کسی تفسیر کو نصیب نہیں (۸۸) کرامت معراجیہ - آنحضرت ص کو درسیست اللہ تعالیٰ معراج ظاہری ہوئی اور درسیست مطلق عطا ہوئی اور اولیست آنحضرت ص خواجہ بزرگ کو معراج معنوی ہوئی اور درسیست عطا ہوئی اور قطب درویش کے زیر قدم ہوا۔ زیر قدم آپ کے جملہ اولیاء اللہ کے سر میں ف فرمایا آنحضرت نے الصلوہ صحیحاً جم المومنین (۸۹) کرامت ظلیہ خواجہ بزرگ کو فخرت و خست از نورہ منورہ مقام فتانی الرسول حال ہوا اسوا سے آپ براہ ادب نہرا اور خلوت میں رہتے تھے۔ باخر حال اس مقام پر فائز ہو گئے کہ آپ کا سایہ نہرا تھا عین حبیب اللہ ہو گئے تھے اسوا سے  
 شیخ بن نہیں آتے تھے اور نہرا خلوت میں رہتے تھے (۹۰) کرامت دعوتیہ یہ بیان ہے

کرامت (۸۳) کرامت (۸۴) کرامت (۸۵) کرامت (۸۶) کرامت (۸۷) کرامت (۸۸) کرامت (۸۹) کرامت (۹۰)

و اسطی او سکی ازل کے رحمت للعالمین سے مراد مصلح فساد و بخت پروردگار لالت نصبار  
 ایک شخص حضرت عیسیٰ سے ملا آپ نے اس سے کہا تو کون ہے او نے عرض کی کہ میں  
 عالم ہوں فرمایا تجھے کوئی راضی ہے عرض کیا کہ ایک نہیں فرمایا تو بیشک عالم ہے ع  
 جو راستہ تادیر زمرہ پر پدید و نیوی بچی پس پروردگار لعنہ کور و انہیں رکھتا عالم پر دنی  
 سے کیے بدعت و فحشالات کو بچی مومن پسند کرتا ہے جبکہ معنی معرفت کو چھوڑ کر معنی معرکہ  
 لیا ہے آت فوج شکست و آت سائی نمازہ کیا قیامت پر قولہ تعالیٰ یوم تبدل الارض  
 غیر الارض یوں نہ سمجھو کہ جو ٹرسے چالاک کہ میں بلکہ یوں جانو کہ ہم مصداق ختم الدین  
 یامون نے امام موسیٰ رضا کو برای امامت عہد کے مقرر کیا تا م امتی کلہ گواہی قبلہ نے کہا  
 کہ ہم انکے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ نو عادی امامت فاسق و فاجر کے متھے ظاہر ہے  
 کہ محی سنت منافقوں میں غریب و مسکین ہوتا ہے اور محتاج و نادار اور امین و فیل و خوا  
 اسی امت غریبی کو ساتھ اس امت محلی کے بدلا اور عرفہ ہی متعارف ہوتا ہے نہ معرفت  
 کجا مسکین کجا محتاج مسکین گواہی ہوسببیں نہیں ہے محتاج نادار ہی ہوتا ہے  
 برصغیر برات عاشقان برشاخ گہر و سکے کہتے ہیں

فصل بیوم خطاب عطای رسول من جب ان مطلق منہ ظہر صفات برکت  
 کا چاہا عالم خدائی کو بعالم بندگی بامروالخت فیہ من روحی جلوہ گہرا یا اور جو نور از خلقت منور  
 آدم تا ولادت ہنر عالم بہ عطاء اللہ پشت در پشت نبوت فرمائادہ ہی از اقامت آنحضرت  
 تا قیامت بہ عطای رسول سینہ بسینہ ولایت فرما ہے آنحضرت بزخ بن یہ منصب خواہر  
 بزرگ کو عطا ہوا بنا علیہ آپ کا خطاب عطای رسول ہے باقی امور تحریر میں  
 فصل چہارم خطاب حبیب الدین ولایت عشق الدین بجد و احیت و قیام

و اسطی او سکی ازل کے رحمت للعالمین سے مراد مصلح فساد و بخت پروردگار لالت نصبار ایک شخص حضرت عیسیٰ سے ملا آپ نے اس سے کہا تو کون ہے او نے عرض کی کہ میں عالم ہوں فرمایا تجھے کوئی راضی ہے عرض کیا کہ ایک نہیں فرمایا تو بیشک عالم ہے ع جو راستہ تادیر زمرہ پر پدید و نیوی بچی پس پروردگار لعنہ کور و انہیں رکھتا عالم پر دنی سے کیے بدعت و فحشالات کو بچی مومن پسند کرتا ہے جبکہ معنی معرفت کو چھوڑ کر معنی معرکہ لیا ہے آت فوج شکست و آت سائی نمازہ کیا قیامت پر قولہ تعالیٰ یوم تبدل الارض غیر الارض یوں نہ سمجھو کہ جو ٹرسے چالاک کہ میں بلکہ یوں جانو کہ ہم مصداق ختم الدین یامون نے امام موسیٰ رضا کو برای امامت عہد کے مقرر کیا تا م امتی کلہ گواہی قبلہ نے کہا کہ ہم انکے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے کیونکہ وہ نو عادی امامت فاسق و فاجر کے متھے ظاہر ہے کہ محی سنت منافقوں میں غریب و مسکین ہوتا ہے اور محتاج و نادار اور امین و فیل و خوا اسی امت غریبی کو ساتھ اس امت محلی کے بدلا اور عرفہ ہی متعارف ہوتا ہے نہ معرفت کجا مسکین کجا محتاج مسکین گواہی ہوسببیں نہیں ہے محتاج نادار ہی ہوتا ہے برصغیر برات عاشقان برشاخ گہر و سکے کہتے ہیں







اور یہ خواجہ بزرگ پس بہ قید نام پیران پیران جہان ہوا نام بزرگ بہ حاصل ہوگا سیکر جہان ہوا ہر شے دیکھ دیکھ

ہیں اور دوسری کتاب کے اعتبار سے خواجہ بزرگ بجای حضرت آدمؑ خواجہ قطب صاحب بجای  
حضرت سلیمانؑ ہیں اور برزخ میں پیران پیران ہیں۔  
فصل ششم ہند لولی وال محلہ ہندل کی مفتوح ہے اور رسم الخط مرقوم ہے علم اعداد  
اجل علوم معلوم غیر مستعارہ جسکو کب سے علائقہ حیات مجازی سے تعلق اویسے ایک قاعدہ  
چند کلمات مشہور ہیں نادعوی مجول اور بادل دلیل ہوا اور تاویل اور تسویل میں فرق و تمیز ہوا اب  
سمجھ لو اس قاعدہ میں دو کلموں کا ہم عدد و ہم عدد ہونا مقصود ہے نہ صرف ہم معنی ہونا  
آفتاب و شمس مترادف ہیں نہ غلط ہم عدد ظاہر ہے کہ لفظ ہر معنی مقدم میں اور عدد سے  
لفظ ظاہر تر ہے مترادف کا اعتبار نہیں ہے جہاں ہر عدد و کلمہ شاعر تو ذات شریف میں داخل در  
معقولات سے باز نہیں آتے ایجاد بندہ پر مرتے ہیں نام کرنے چلے ہزار دن میں ہم ہی کیا  
پانچویں سواروں میں ہر شہر و ہول پور کی جو میں لکھا ہے کہ یہ شہر مدینہ منورہ ہے کیونکہ دہلی پور  
درج ہمد میں لکھنؤ اور کوفہ کا مترادف کیا ہے چربہ کیا انا را خاکہ اڑایا ہے اہل تمیز کہان میں جو  
تیز کرین نہ مشکلم کو سلیقہ نہ سامعین کو تمیز اس کے تسمیل کہتے ہیں نہ تاویل وہ حجت یہ زبان ہے  
متسکنا تاویل ہے (۱) ایمان ہے حب محمدؐ ان دلیل نجات ہے تعبیر ایمان کی حب محمدؐ  
تاویل یوں کیجانی ہے ایک روایت میں ہے کلمہ کا اقرار زبان سے اور تصدیق قلب سے ایمان ہے  
ایضاً ایمان کی سنہر اور چند شاخیں ہیں ادنیٰ دستہ سے پتھر کا دور کرنا ہے ایضاً ایمان یہ کہ  
اللہ کے نام اور صفت اور احکام کو ماننا ایضاً ایمان باللہ قبول نہیں اللہ و رسول دونوں کو  
ماننے ایضاً ایمان یہ ہے کہ اللہ کو اور ملائکہ کو اور کتابوں کو اور رسولوں کو اور قیامت کو ماننے  
اور نیکی بدی کو منجانب اللہ ماننے اور مکر جینا جانے ایضاً ایمان خوف ربان میں ہے ایضاً ایمان  
ہر شے اللہ ہے ایضاً کہتے ہیں ایمان ہے زوال ہے نہ نیکی سے بڑے نہ بدی سے گھٹے

ارباب اخیر کہتے ہیں ایمان پُر زوال ہے اعمال نیک سے با ایمان اور افعال بد سے بے ایمان  
ہوتا ہے ایضاً اہم الحدیث سے ثابت ہے کہ ایمان اصولی اور قوی ہے اور ناز و زورہ وغیرہ  
داخل اسلام ہے ایک نشہ و شدت یا جگر اکر اکر ہوا ایضاً مصدق کلمہ لاجواب و کتاب جنت  
داخل ہوگا خواہ زانی ہو خواہ چورف زانی مجرد ہوگا یا محصن پھر حق العباد اسپر مویا نہو  
صاحب متعہ ہو کیونکہ خبرنا سنج کہے آیت کے نہیں ہوتی اور چور کہی حق العباد سے بری نہیں  
ہوتا اس بحث کو دغتر چاہئے پھر کہ نتیجہ نہیں بہترین متکلمین نے بوقت موت یہ لکھ دیا  
کہ تمام عمر بامید عین العلم محنت کی بجز سرگردانی ظلمات دلائل کچھ حاصل نہوا اس واسطے محنت  
ابتدائی لوٹاے ظاہر ہے کہ علم السانی لسانی سے در ماندہ نہیں در حقیقت مثل عوام بیکلام  
ہیں اور اسبوجہ سے اعمال پر زور دیا ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عمر مجھ کو کس قدر  
چاہتے ہو عرض کی مال سے زیادہ اور جان سے کم فرمایا جیتک جان و مال سے زیادہ عزیز تر ہو  
کہی صاحب ایمان نہیں ہوگے عرض کی اب تو جان سے ہی زیادہ عزیز رکھتا ہوں فرمایا جتنا ایمان ہو  
تجمل محنت مالی و بدنی بہر محبت کے میں اسکو کھلتے کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ پیر رکمر سب کے کان  
کہول دئے اور حکمت اسبکا نام ہے کہ امر حق سے سب کے کان بردئے ایک شخص نے عرض کی  
یا رسول اللہ قیامت کب آوے گی آپ نے فرمایا کہ ایسا تو نے کیا بند و بست قیامت کیلئے جو ایسا چہ  
عرض کی کہ سوای آپ کی محبت کے کوئی دوسرا سامان لائق قیامت کے نہیں ہے فرمایا کہ پھر کیا دے  
جو جس سے محبت رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ہے یعنی اگر فی الواقع مجھے محبت ہے تو ساتھ ہے  
ورنہ نہیں ہے چومیر و مبتلا میر و خیر و مبتلا خیر و (۲) مومن صادق سے حسب آل رسول  
فرمایا آنحضرتؐ نے جب تک مجھ کو اپنی جان و مال سے اور اپنی اولاد سے میری آل کو عزیز نہ تھا  
نہ کو گے ہرگز صاحب ایمان نہو گے نہ وہ جس سے محبت رکھتا ہے وہ اس کے ساتھ ہے

اور اس کی ایک شے کہ ہر ایک شخص کی غرض ہے جو اب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کی غرض ہے جو اب یہ ہے کہ ہر ایک شخص کی غرض ہے



علم ابی ظاہر میں مگر تعین نہیں کرتے اور بلا تعین فیض غیر ممکن چاروں پر حکم کفر کا برابر ہے  
 انت برای نام بیعت کر لینے سے اور نماندانی پیر جی بنالینے سے دفع الزام نہیں ہو سکتا کفر و  
 میں جس قدر نوین نہیں ہر ایک کا بت جدا تھا یہ امر فرضی خلاف امر و مخالف ہی ہے (۴)  
 لا ادر الا ہو = علی (۵) علی = نیک (۶) میزان = حق (۷) عبادت = عزت (۸)  
 رسول = رحمن (۹) نقر = پیش (۱۰) مولوی = کسی فن جس علم سے مولوی کہلاتے ہیں  
 وہ علم کہی اور مولوی ہے اور جبکہ علم دہری اور حضور ہی ہودہ مولیٰ ہے اور جو جبکہ مولیٰ ہے وہ  
 ہو سکتا ہو لینا ہے واضح ہو جس قدر اصطلاحیں اہل حق کی ہیں سب اہل ظاہر نے اپنے استغناء میں  
 کر لیں کہتا رہا میں لکھا ہے امام زمانیؑ تواجہ نصیر الدین مہدوسی شیخ شمس الدین رامی لا حول ولا  
 قوۃ الا باللہ (۱۱) تفسیر = تخریج مجاز سے حقیقت کو نہ پورنچا اور عبادت سے معرفت نہ حال  
 اور لاکھ تفسیر کی تفسیر ہے فرمایا ان حضرات صائے حب دنیا کی سرکل خطاؤں کی ہے اور ترک  
 دنیا سے دار سارے توالوں کی (۱۲) ہند = جہان فن جب خریطہ جلوس شاہ جہان کا روک گیا  
 اور سپریمہ اعتراض ہو کہ بجای شاہ ہند کے شاہ جہان کا خطاب کیسے رکھا گیا جو ابا خیر ہوا  
 کہ ہند اور جہان متحد دہن اور بادشاہوں کے لیے اب ایسا ہونا چاہئے جس سے دبدبہ پایا جاوے  
 بنا علیہ بجای شاہ ہند خطاب شاہ جہان ضرور ہوا چنانچہ یہ جواب مانا گیا کہ حضرت صائے بڑائی کے  
 ناموں سے منع فرمایا بلکہ بہت نام شیخی کے بدل دئے بدینوجہ شاہ ولی جہان کا لقب ہند لوی ہوا  
 کیونکہ آپ خاکسار ان جہان کے شہنشاہ ہیں اور ہند جہان ہی نہیں ہے جنت ہے جنین شریفہ و  
 امیر کے بجای مناسب درجہ کے رہتے ہیں حضرت آدم کو جنت سے ہند میں اتارا ہندوستان  
 جنت نشان ہے چہ جائے نام جہان ہند سر قالم دولایت و ممالک و صدر جہان و وطن انسان  
 ہے ہند صدر جہان ہے اور باقی ملک فصولات سے بین جزائیہ میں دیکھو ہند ایک ملک ہے

اور جو جی تیار ہو ان کے لیے یہ کتاب ہے اور جو جی تیار نہ ہو ان کے لیے یہ کتاب ہے اور جو جی تیار نہ ہو ان کے لیے یہ کتاب ہے



مانند دیگر ملکوں کے یعنی علاقوں مفصلات ہند کے ہے ملک ہند نہ اقلیم ہے نہ ولایت نہ ملک  
 یعنی کشور جب سلطان ہند کہا جاوے گا حسب محاورہ ادب کے شاہ کشور ہند مراد ہوگا نہ شاہ علاقہ  
 ہند تخصیص صدر کی خالی تعین مفصلات سے نہیں ہوتی ہے پر تہی نام کل زمین کا ہے نہ اراضی  
 صرف ہند کا خطاب راجہ ہند پر تہی ہے علیٰ ہذا اکبر شاہ و جہانگیر و شاہ جہان جنکو محاورہ اور  
 علم نہیں اور نہ فہم اصطلاح وحدت کیا ہوگا امر ان کے خطاب میں اقتضای ہے فقر کہ القاب میں لکھا  
 کتب پیشین گوئی کا سابقہ میں ہے۔ بنی عرب اور آخرت حضرت علی کو سید عرب فرماتے تھے  
 محسوس و کفار کا یہ خیال ہے کہ بنی عرب ہونگے نہ تمام جہان اور اقوام کے متعصبین کو اور کہ  
 خیالات ہونا ضروری ہیں با اصطلاح وحدت دلی الہند مراد دلی جہان ہے اور تقدیم لاحقہ  
 فائدہ حصر کا دیتی ہے مقصود و محصر جہان ہے اولاً ہند مراد جملہ اقلیم دولایت و کشور ہے اور  
 فلک ہر سیارہ زیر فلک حل ہے ثانیاً خلیفہ اولی آدم و دلی آخر خواجہ بزرگ ہند میں ہیں دم قدم  
 کی خیر سلسلہ نقشبندیہ چارہ خالوادہ علویہ میں نہیں آخری سید المظاہر باعبار وصال خواجہ  
 بزرگ بہمن اللہ اللہ سبکے محصور اور قادریہ اور سہروردیہ سے سلسلہ چشتیہ اولی ثانیاً جزا اعظم  
 جامع ہوتا ہے مفصلات داخل صدر ہوتے ہیں علاء خواجہ بزرگ صرف دلی جہنم میں تو دیگر  
ولایتوں کے اولیا کون کون ہیں یا وہ ولایتیں بے چراغ طریقی ہیں اس سادگی پہ کون نہ درج کیا  
 لڑنے میں اور ماتمہ میں تلوار ہی نہیں، انکی حماقت اور سفاقت ہی عجیب و غریب ہے ثبوت بذمہ  
 کے ہے نفی پر ثبوت نہیں اور جو بردی بلوغ کے ثبوت نفی کا فرض کیا جواد سے ظاہر ہے کہ ثبوت نفی  
 متبکل ہے مگر کس آسانی سے ثابت ہر عدم ثبوت دلی دیگر وجود ولایت خواجہ بزرگ ہے اور جبکہ  
 بمسلمات کل کے خواجہ بزرگ قطب الاقطاب ہیں پس ولایت آپکی ثابت ہے اور جب دیگر دلی  
 نہیں بدرجہ اولیٰ آپ ہی ولی ہیں بسوی خیالی محسوس جو سوا اس کی گنجائش ہے تو نسبت

کہ انبات کردہ میرزا حسن اور سنی خلفای راشدین کی اور قول و قدم سے فصل پر و احباب میں ہر مین ہر گاہ محض نظر باخدا آنحضرت

[illegible]













خواجہ بزرگ نے خیرات کروایا جو کہ متعلقان و مستحقان درگاہ شریف میں سلسلہ عداوت و بعض کا جاری ہے اور اب نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتابین طبع ہو کر شائع ہوئیں برادریت خواجہ بزرگ کا ثبوت ایسے ہی نہوا بلکہ عدم ثبوت ایک طرف اخوت کا عدم ہو گئی اس بحث میں نہ نظر احوالیت پیدا ہوئی کہ برادر کو تقسیم ترکہ ثابت کرنا چاہئے یعنی خواجہ بزرگ کے بعد تقسیم کیا یہاں خیرات کیا یہ متقال خلاف جمہور قبول ہو گا کیونکہ کسی مورث کی خیرین بیہ نہیں ہے کہ بعد تقسیم کے ترکہ کو خیرات کیا صحیح نادانی ہے کہ سہیم کو تو ثابت نہ کرے اور سہام کو ذکر کرے اول تو ذکر خواجہ میں ذکر برادر ہی خارج بحث ہے اور خلط بحث داخل جہاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متروکہ مفصل و قلیل ہے اور بعد علم لدنی کے خیرات کیا ہے اور ابرا فقہ کا مشہور مسئلہ ہے اور خواجہ بزرگ فقیر نامی میں اور نوعمر اور برادر خرد مدعی تو ہم کرتے ہیں اندرین صورت تنحارج حسن شرعی مقدم ہے کذب تقبیہ ترکہ خلاف قیاس روشن ہی نہیں مخالف رائے تیرہ ہی ہے اور مومن تو ایسے کذب پر تبرا کرتے ہیں کیونکہ مدعی خواجہ بزرگ کی دوسری جہ سے مماثلت بآں حضرت ثابت ہر زایل کرنا چاہتا ہے یہ امر بنی حکمت سے خالی نہیں مولویت و صوفیت کی قلعی کھل گئی فقیری سے تو مس نہیں فقہ سے بھی حس نہیں آنحضرت کا ترکہ صدقہ ہوا نہ حصہ وارث انبیا ترکہ نہیں لیتے جو برادر خواجہ خواجہ بزرگ سے عالی مقام تھے انہوں نے کیسے حصہ لیا دعویٰ اعلیٰ دلیل الہی جو بظہر بولنے کو یہی علم و عقل چاہئے خواجہ بزرگ کے فقیر خواجہ مارولی کو ناز ہے اور جو ناز کرتے ہیں ہنر ای تکبر الہی نیاز مند ہیں خواجہ بزرگ شہرہ آفاق ہیں دوسرے کا حشم و خدم کیا ہے

فصل دوم صحبت و خلافت و سیر اولیٰ عجم میں حضرت علی کی پرورش بخاندان نبوت و صحبت آنحضرت ۴ اسلئے ہوئی کہ آپ خلیفہ خدا و نایب مصطفیٰ ہوں اور برہان خدا ماست

میں خواجہ بزرگ کے خیرات کے متعلقان و مستحقان درگاہ شریف میں سلسلہ عداوت و بعض کا جاری ہے اور اب نوبت یہاں تک پہنچی کہ کتابین طبع ہو کر شائع ہوئیں برادریت خواجہ بزرگ کا ثبوت ایسے ہی نہوا بلکہ عدم ثبوت ایک طرف اخوت کا عدم ہو گئی اس بحث میں نہ نظر احوالیت پیدا ہوئی کہ برادر کو تقسیم ترکہ ثابت کرنا چاہئے یعنی خواجہ بزرگ کے بعد تقسیم کیا یہاں خیرات کیا یہ متقال خلاف جمہور قبول ہو گا کیونکہ کسی مورث کی خیرین بیہ نہیں ہے کہ بعد تقسیم کے ترکہ کو خیرات کیا صحیح نادانی ہے کہ سہیم کو تو ثابت نہ کرے اور سہام کو ذکر کرے اول تو ذکر خواجہ میں ذکر برادر ہی خارج بحث ہے اور خلط بحث داخل جہاں ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ متروکہ مفصل و قلیل ہے اور بعد علم لدنی کے خیرات کیا ہے اور ابرا فقہ کا مشہور مسئلہ ہے اور خواجہ بزرگ فقیر نامی میں اور نوعمر اور برادر خرد مدعی تو ہم کرتے ہیں اندرین صورت تنحارج حسن شرعی مقدم ہے کذب تقبیہ ترکہ خلاف قیاس روشن ہی نہیں مخالف رائے تیرہ ہی ہے اور مومن تو ایسے کذب پر تبرا کرتے ہیں کیونکہ مدعی خواجہ بزرگ کی دوسری جہ سے مماثلت بآں حضرت ثابت ہر زایل کرنا چاہتا ہے یہ امر بنی حکمت سے خالی نہیں مولویت و صوفیت کی قلعی کھل گئی فقیری سے تو مس نہیں فقہ سے بھی حس نہیں آنحضرت کا ترکہ صدقہ ہوا نہ حصہ وارث انبیا ترکہ نہیں لیتے جو برادر خواجہ خواجہ بزرگ سے عالی مقام تھے انہوں نے کیسے حصہ لیا دعویٰ اعلیٰ دلیل الہی جو بظہر بولنے کو یہی علم و عقل چاہئے خواجہ بزرگ کے فقیر خواجہ مارولی کو ناز ہے اور جو ناز کرتے ہیں ہنر ای تکبر الہی نیاز مند ہیں خواجہ بزرگ شہرہ آفاق ہیں دوسرے کا حشم و خدم کیا ہے

نمایان آید۔ یہ حال راستہ قبائل میں ثابت ہوتا ہے اس فصل کا قلمی اور خطی اس صاحب  
 قیاس کے ساتھ ہے اور اب یہ دوسرا اس صاحب قیاس کے ساتھ ہے۔ اس قدر لالہ ان اور کا حصہ دوسرے بزرگ  
 ہے۔ فاطمہ زہرا کے ساتھ کریں۔ انہوں نے خواجہ بزرگ کے صف میں سے آکر والدہ شریفہ کے ساتھ فاطمہ زہرا کے  
 خواجہ بزرگ کے شہر و در میں ظاہری و باطنی بہترین سید پر عالمیہ درباری دنیا بعد ازیں مدینہ منورہ کے  
 بہ بزرگی سے خواجہ بزرگ ہی کو انصیب ہوئی گو اکثر اطفال کو یہ پیدیا ہے۔ اس میں والدین کا نظر  
 کی بقاعدہ عام ہے نہ مثل حضرت عیسیٰ و غیرہ کوئی سیرت اطباء بخیرین ایسا ہے کہ جس کو شرف  
 یا کوئی اولیای سلسل میں ایسا ہو کہ جس سے ایسی خدمات ظاہر ہوں۔ ہوں جس سے ہم بزرگ  
 اے حسود کین و خبیثت + کہ از بد شقت اور بزرگ نوتان و رست + یہ ذکر خواجہ غریب خان  
 اصحاب الطباہ و اقتباس حیران و در باب خرق عادات و قیاس پر بیان میں نشو و نما  
 خدا کی داخل عجاز ہے خواجہ بزرگ کو طغی میں جسم جوان و جوان پیری حاصل تھی اچھا صلیب پر  
 پیر عالمیہ خواجہ بزرگ نے سیر و سیاحت حج ظاہری و باطنی فرمائی اور بہر حال و محال امتکا  
 قیام سیاحی و سیاحی ہوئی جبکہ بغیر ظاہری و باطنی آکر حاصل ہوا اور فیض شہادت پر  
 طریق مقتضی تہذیب کا والد بزرگوار نے بزرگوار انوار خواجہ ابوالخاق چشتی حاضر ہوئے کے بعد بیعت  
 و حلل خلف الصدق کو خلیفہ برحق کیا اور آپ کا والد ماجد نے رخصت فرمایا اور ہر طرف  
 بہ نسبت چشتیہ در حایت اسیرا قیہ رخصت ہوئی اور خواجہ بزرگ کا بتقدیر الہی منزل انجیل  
 سیر و سیاحت کرتے ہوئے بغداد و شریف و ہرات و چشت و غیرہ گذر کر سکر میں تشریف  
 لائے اور بہار پیری و شادابی و ریاض موردی میں مشغول ہوئے۔ جب یہ بلخ پر آیا اور  
 یہ غیر صفوت فیض قابلی و تجلیات اطفالی و اطفالی الہی کالی ہوئے۔ فنا اور لیای امرتہ اول و آخر  
 کے محتاج بیعتہ ظاہری نہیں چاہیہ ذکر حضرت احمد جام کا گذر امتحان میں کیا یہ اختر ان میں ہے

اس مجموعہ نامہ سنت کی سنت اور الخاقان کا خاقان فی دنیا بعض کہ لا در پیر ہوں نہ بغیر و اقتضای عام و جمع و خور و نون کے اس شہد کا ہر سنی قاری

خواجہ بزرگساہ روز خود بیعت نہ تھے پیران پیر کو خلافت و صاحبزادگان کو بیعت کیسے کرتے تھے  
 وقت مل دویم رفاقت و اولییت و سیر اولی بابل میں چونکہ خواجہ بزرگ صنوت بن  
 کمال ہو چکے تھے حضرت ابراہیم قندری باغ خواجہ بزرگ میں تشریف لائے خواجہ بزرگ نے  
 عناب دھنڑے کے جنکو حضرت قندری نے آتش کر کے خواجہ بزرگ کو تبرکادے اور آپ نے  
 تینناؤں میں جان کیا معاً باب علم لدنی کمال اور حضرت قندری روانہ ہوئے اور خواجہ بزرگ نے  
 صدقہ ترکہ سے اہل جوہر کو وطن میں رہنے دیا اگر فلک + نعل کیوں اسطرح سے آنا پستان  
 چھوڑ کر بد خواجہ بزرگ برفاقت قندری و اولییت آنحضرت ۱۴۰۰ و قرن بخارا میں خوشحال رہے  
 اور سفر و سفر و حضر و حضر و صوری و جنوی بابل میں فرمایا اور بہ اثر خلعت فیض قلبی و تجلیات  
 صفا علی تو اشفاق الہی میں اکمل ہوئے و مشہور ہے کہ حضرت آدم نے گندم کیا یا ہر روایت  
 ظاہر عناب وغیرہ منقول ہے اور تحقیق میں روایت گندم قبول نہیں پیر محققین کیوں گندم  
 لکھتے ہیں اول نظر غلط الام فیصح دیم گندم وغیرہ تعبیر ہے اصل اسکی کچھ اور ہی بات ہے  
 (۱) شمر (۲) سبائرت (۳) عشق (۴) دلد جبہ قبایل و اقابیمہ پیدا ہوئے جنت و انجراح  
 ہوا اور آتش کو فضلہ لکھا اور اسکا ترجمہ کسل نکھا اپنی دانست میں بہت بڑی عبارت آرائی  
 اور انکسار کو کام فرمایا دانہ زدہ لوگوں کو ایسی ہی سوچتی ہے حضرت انس کے لب میں جو تھانہ تھا  
 اوسمن لعابہ میں آنحضرت ۱۴۰۰ نصیب مجتہد ابو حنیفہ امانت تھا جو مجتہد موصوف کو حضرت انس  
 لب لباب پونچا اور ایسا ہی انہم معصومین میں ثابت ہو اور یہ لعاب مثل منشی کا فوری کے ہوتا ہی  
 اور حضرت ام سلمہ کے پاس آنچورہ خاص آب نوشی آنحضرت ۱۴۰۰ تھا خواجہ حسن بصری نے اوسکو  
 منہ سے لگایا اور آب رحمت آپ کو نصیب ہوا جسکی برکت سے آپ سید الطایفہ چارہ خانہ  
 فقرا ہوئے خواجہ بزرگ کو وہ ہی نعمت بواسطہ حضرت قندری کے پہنچی اور مسرور

ہر گاہ کہ وہ عید زندگیم بہ آج سے دوری تمام ہو چکا ہے یا تمام ہو چکا ہے اور ہر دور ہر گاہ کہ وہ عید زندگیم بہ آج سے دوری تمام ہو چکا ہے یا تمام ہو چکا ہے اور ہر دور







تقسیم کے ساتھ پٹنگ پر بٹھایا اور جب داخل ارادت و خدمت ہوئے صوفی اس بات پر کہ خواجہ  
 شیخ الاسلام میں یہ لفظ صحیح لکھا ہے جہڑ کا اوز نکالی دیا دتوں سے لہجہ اور اردہ پہرے ان  
 اسرار کو الی سیر کیا جانے اس میان کے لئے حرف پیدا نہیں اور صومنا پیدا الفرض بعد  
 تشریف لیجانے خواجہ بزرگ پر وہ کیفیت طاری ہوئی کہ عالم مسطور سے بہ عالم مشہور آئے اور  
 بہر اوقات خواجہ عرفان تشریف لے گئے خواجہ عرفان سچے بنید یہ میں مدہ مشایخان جلیلہ تھے  
 ہر ایک مشیخ پر تو جمال خواجہ بزرگ سے مدہ ہوش ہوا کیونکہ جہان جہان اگر خواجہ بزرگ عالمگیر تھا  
 خواجہ عرفان نے بعالم محویت خواجہ بزرگ سے فرمایا بہائی چار سے پاس کہ پسینہ بخود نظر طرف ہنر  
 خواجہ بزرگ چوزنگ ہوا سے یہ کس بت کی ترچی نظر ہو گئی + خدائی ادھر کی ادھر ہو گئی + اللہ عالم  
 یا وہ عالم تھا کہ خواجہ بزرگ کو خود کا علم نہ تھایا یہ عالم ہو گیا عالم خدائی ہو گئے کسفرت کلیم کہ کس  
 و تبرکات کن سے پہونچے خواجہ بزرگ نے سر کو بقدم خواجہ عرفان رکھا آپس دونوں تہوں سے سر کو  
 اوٹھا کر سینہ سے لگایا اور فرمایا بہائی آپ کی کیا رضا ہے عرض کی ارادت خواجہ عرفان نے فرمایا تسلیم  
 توبہ اول آخر حیرت ہو اوس تہر کے نیچے جو نقدی سے پاؤ لاولا سے پھر فرمایا دو رکعت پڑھو میں اس  
 خاک تہر بار بار اور اخلاص کی مرتبہ دوسری میں بر خاکس کے بعد دو گانہ کے خواجہ بزرگ کو شہنشاہ  
 بخشا اور نقدی کو سر صدقہ خواجہ بزرگ فرمایا اور ارشاد کیا کہ الیوم بالیوم آخر ہر امانت دہمت  
 تسبیح و تقدیس میں مصروف رہو سے میگویم کہ ہست این نکتہ باریک + شب روشن میان  
 روز تاریک + خواجہ بزرگ بعد ریاض یومیہ حاضر ہوئے خواجہ عرفان نے فرمایا کہ بہائی سعید الدین  
 آپ کے طریقہ میں اور اسی ریاض کا سچا اللہ تعالیٰ برحمت خاص بسلا متی خیر و برکت عطا فرماوے  
 بعد نترقہ خلقت و شامہ ولایت عطا فرما کر میاں کباد دی اور فرمایا آپ محبوب حق تعالیٰ ہو آپ کے  
 فقر سے جھکو فقر سے سزا ہو بندگان خداوندگار + خداوند را بنہ حق گذار + الانفساں

وضو و احد و بیس طہ و اشتقاق کرب اور ان سلسلہ کو اتانہ مشایخان انجان اور نگارہ یعنی لکھنؤ سے تھوڑا حصہ را نگارہ (۲) بقول اربع اصحاب

عبداللہ احسان۔ جو انسان ہے وہ بندہ احسان ہے جسکو یہ تین نہیں وہ آدم نہیں  
خضر کہ یکم اللہ سے درخت نے کہا انا اللہ خواجہ عرفان کی کیا شان ہے اور خواجہ بزرگ کیسے  
انسان پریت کدہ سے ناز ہے اور کدہ سے ناز ہے ناز ملک سجدہ آدم ہے لایستکر اللہ من لا  
یستکر الناس بعدہ خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ سے فرمایا کہ تین مرتبہ اغلاص کو پیر کمر فوق السحاب  
دیکھ کر عرض کرو بعد تعمیل کے عرض کی نظر عرض سے گذر گئی فرمایا اسبیح علی کر کے تحت الارض  
دیکھو بعد علی عرض کی کہ نظر عرض سے گذر گئی فرمایا الحمد للہ رب العالمین۔ خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ  
سے فرمایا جو آپ دنیا سب جالو کچھ روز ہمارے پاس رہو عرض کی جو امر ہو حاضر ہوں فرمایا پہرے  
اوسنی طرح عمل زیر دالاکر کے عرض کرو عرض کی کہ کچھ نظر نہیں آتا خواجہ عرفان نے انگشت شہاد  
و وسطی بصورت لاکو کے فرمایا اسمین کیا نظر آتا ہے عرض کی کہ یہ لامشیت ہنر وہ ہزار عالم ہے  
بعدہ خواجہ بزرگ سے فرمایا کدہ کی سیر و سیاحت کا ارادہ ہے عرض کی کہ میرا ارادہ تو حاضر خدمت  
رہنے کا ہے فرمایا بہتر ہے ت اسبجا کہ سے متعلق وہ ذکر ہے کہ جمین ہند لولی کا شاہ ولایت ہند ہوا  
تایست ہوا ستمار و جاگیرین تفاوت ہو چنانچہ ذکر اسکا دوسری جلد میں ہے بعدہ دونوں خواجگان  
سیاحی و سیاحی عرب کو روانہ ہوئے اور بحال ہر حال ہر مقام کدہ سے کیونکہ باہر جمیت  
نبض روحی و بجلی ذاتی داسرا رعد افندی میں خواجہ بزرگ کھل ہوئے حاضر روضہ مطہر آنحضرت صلی  
اور بہ زیارت آنحضرت ص خواجہ بزرگ نے عرض کی السلام علیکم یا رحمت اللعالمین آنحضرت صلی  
فرمایا علیکم السلام یا قطب المشائخین بعدہ بیت اللہ شریف حاضر ہوئے اور خواجہ عرفان نے  
بزمانہ غاصر دکان مختص دکانی الی محبوب حقانی کو قبول فرما سرور شہ نے نما کی کہ حدیث رحمانی کو  
قبول اور اس کے طریقہ رحمت کو مقبول فرمایا میں بعد خواجہ عرفان نے خواجہ بزرگ کو بعد ارادے  
تسکینت فرمایا اور آپ کہ شریفین قیام پذیر ہوئے۔

فصل پنجم سیرا خوی آفاقی و انفا سی میں بعد خصت خواجہ عرفان خواجہ بزرگ  
 بہر خصت حرم شریفین حاضر ہوئے و بجای خاص و علای اختصاص عرفین کی ایسی میر  
 آل کو قبول اور طریقوں کو مقبول فرمایا تکیا صاحب طریق کو آل کتہ میں جو کہ ہر شہر میں نہ  
 ہر شہر اور مرد کو عمر یہ نہیں کہتے جو اسے خودی جتنی سپرد وہی سلسلہ میں ناجی ہے  
 اولی جہاگر وہ نہیں ہے اور دنا کر نام فرما دے وہ محبت کے ہے مرید خاندان پرستیہ نجات اور در  
 میں بوجہ نسبت عالیہ الیہ دیگر سلسلہ میں مریدوں سے عقلاً و نقلاً با فوق میں بعدہ خواجہ بزرگ  
 مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور آنحضرتؐ نے بوقت وصیت خواجہ بزرگ کو انا بستی عطا فرمایا  
 بعدہ خواجہ بزرگ عراق میں تشریف لائے اور خواجہ قطب صاحب کو ہمراہ لیا اور اکیس ار شیعہ بقدر  
 میں قیام فرما کر پس از نظام اقالیم و ولایت و مالک خواجہ صاحب کو دین چھوڑ کر روانہ ہوئے  
 اور زاحیات اجمیر شریف میں قیام فرمایا تا رات چہنی ارجب انا اللہ وانا الیہ راجعون

### ضمیمہ غلام حسن ابن مولف

اسم شریف دیباچہ میں رقم ہے اسم نشان صفت اسمی تھا ہے نہ یہ کہ نام عبد الرحمن و صفت  
 عبد الشیطان (۱) نمبر خدا بط غلام بوجہ حدت (۲) نمبر خدا بط الفقر و خوی ف غلام محمد الدین

ضمیمہ اول (۱) قرآن کا اکثر نام یاد کرنا موری قرآن کی ہر صفت نام سے مراد صفت اسمی ہے جس کا اسم یہ ہے  
 اسمی نفع الدراجات (۲) بتایت ملت ابراہیم حلیفہ بوجہ حدت جسٹہ گروہ اعظم سے قدم باہر ہو کہ جنم رسید ہو  
 ان غصہ سے فخر نہ ہو کہ جب جہد اعظم الا ضیفہ استیاد کیا اور فقر اسے بے شرب لغتہ یہ اقتباس اس میں  
 اجماعی ہو گیا کہ جنتیہ بدو جہد اولی سوار اعظم ہے (۳) نمبر الا سوار و سلسلہ بزرگ کا اعتبار ہے اور حدت  
 و دونوں حدت سے ناشی میں و حدت میں جو نام ہے وہ ہے کہ اسم اعظم مخفی ہے اور حدت میں نام علام ہے

تشریح از بابک نام شریف بہ نہایت کا نہایت کا اگلاہ اسرافش انرا اختصاص ہے (۱) نام خدا و صفت جہد اولی و سوار اعظم کا ہے  
 نام خدا و صفت جہد اولی و سوار اعظم کا ہے (۲) نام خدا و صفت جہد اولی و سوار اعظم کا ہے (۳) نام خدا و صفت جہد اولی و سوار اعظم کا ہے







فهرست کتب موجوده ابدالعلی پور لیس کسیرت بازار متحصل کوکوالی شهر کر

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
گلدسته مغفرت	۱۰۰	گلدسته نفعی حصه دوم	۱۵	مولود شریف اورنگ عشقی	۱۵
اوراد و سیمی	۱۰۰۰۰	گلدسته نفعی حصه سوم	۱۵	مولود شریف اسرار عشقی	۱۵
رساله نماز حمیدین مع احکام	۱۰	گلدسته نفعی حصه چهارم	۱۵	جلوس محاسبه اربع	۱۵
رساله علاج تشنجان	۱۰۰۰	بنفیه اسرار نفعی	۱۵	تحفه عربی	۱۵
توکل	۱۰۰۰۰۰	نفسه و بس نفعی	۱۵	تحفه نعت	۱۵
استغفار و زاب	۱۰۰۰	گلدسته عطار حصه اول	۱۵	نعت رسول خدا صلوات	۱۵
در و تراب	۱۰۰۰۰۰	گلدسته عطار حصه دوم	۱۵	ایضاً حصه دوم	۱۵
فصل فی تفسیر	۱۰۰۰۰۰	ایضاً حصه سوم	۱۵	جلوس نعت	۱۵
میان آویان	۱۰۰۰۰	ایضاً حصه چهارم	۱۵	آئینه نعت	۱۵
تواریخ حضرت شیخ سلیمان بن ابراهیم	۱۵	بحر ولادت	۱۵	مرقع نعت	۱۵
بستان خواب	۱۵	غنی عطار حصه اول	۱۵	شکوفا نعت	۱۵
شوکت محمدی	۱۵	ایضاً حصه دوم	۱۵	فخر نعت	۱۵
تواریخ شیخ پور	۱۵	ایضاً حصه سوم	۱۵	گلشن نعت	۱۵
تواریخ سلسله	۱۵	ایضاً حصه چهارم	۱۵	بهار نعت	۱۵
یار اخلاص واقعات برت	۱۵	مجموعه حدیث و شهادت	۱۵	گلزار نعت	۱۵
تاریخ جهان معین الدین چشتی	۱۵	شفاعت است	۱۵	محفل خواجیه	۱۵
لا صلوة خلف قبر القدرین	۱۵	مولود شریف فریب	۱۵	تجلیات نامه سرور	۱۵
والفقار محمدی	۱۵	شور قیامت	۱۵	دیوان امیر امیر محمدی	۱۵
صدر قدس بازار براسه نعت آری	۱۵	مولود فاطمیه	۱۵	ایضاً حصه دوم	۱۵
خلعت آری	۱۵	گلدسته ابدالعلی	۱۵	نعت حبیب	۱۵
مصطفی نبات	۱۵	نعت نبی نعت اول	۱۵	ایضاً حصه دوم	۱۵
سینا المقلدین	۱۵	ایضاً حصه دوم	۱۵	مولود حبیب	۱۵
نقش مراد	۱۵	ایضاً حصه سوم	۱۵	مولود محفل اول	۱۵
اسرار المدنی	۱۵	ایضاً حصه چهارم	۱۵	مولود خواجیه بزرگ	۱۵
بحر الدجلی	۱۵	مولود شریف اسرار عشقی	۱۵	تحفه سراج	۱۵
گلزار نفعی حصه اول	۱۵	ایضاً اخر بار عشقی	۱۵	گلدسته عطار	۱۵